۱۳۰۲

ہ الرحمن الرحیم

ہ واٰلہ امّا بعد اس زمانے مین تعلیم دین بالکل مفقود ہوگئی
یا تو اطفال خورد سال کو تھوڑا قرآن تیمّناً تبرّکاً پڑھا دیا
پڑھ کے طاق ... ن پر رکھدیا کسے اعتقاد دینی سے مطلقاً
ے حتی کہ جناب رسو ... خدا اور اونکے آبا صالحین اور اولاد طاہرین کے
مبارکہ سے بھی بخوبی آگاہ نہین رسم و رواج کی نظر سے جب کبھی منت اور
کا اتفاق ہوا تو مشکل کشا کا کونڈا حضرت بی بی کی کندوری امام حسین کا تعزیہ
حضرت عباس کی حاضری یہ سب نام سننے مین آئے مگر یہہ حضرات کون ہین اسکا
کچھ علم نہین اگر کسی نے اُردو پڑھنے کی لیاقت بھی حاصل کی تو فسانہ عجائب گل بکاولی
اور میر حسن کی مثنوی اس قسم کی کتابون مین اوقات عزیز کو ضائع کیا حالانکہ عموماً لازم
... لیدونکو درست کرین اوسکے بعد واجبات نماز اور روزہ وغیرہ

یاد کرکے اعمال اور افعال کو صحیح کرین اِسواسطے حقیر ہادی علی الملقب نواب مہدی علیخان
دام ظلہ العالی عظیم آبادی نے یہہ چند اوراق لکھے جسمین اصول دین بطور مختصر بیان ہے
اور ضمناً ولادت اور شہادت ائمہ معصومین علیہم السّلام کا بھی حال لکھا اور بعض بعض
جگہہ فضائل اور مناقب بھی تحریر کیئے تا وثوق عقیدت اور ایمان کے قوت مین ترقی ہو
اور بحث معاد مین برزخ اور بہشت اور دوزخ کے بھی کچھہ کیفیت درج کی کہ دیکھنے
والونکو گناہون سے نفرت اور امور حسنہ کیطرف رغبت زیادہ ہو اور سب جگہہ
بیان دلائل عقلیہ اور نقلیہ کیطرف توجہ نکی مگر چونکہ طبعتین مختلف ہوتی ہین مبتدی ہون
خواہ منتہی بعض طبائع کا یہہ دستور ہے کہ جب تک کسی قول کی دلیل اپنے فہم کے
موافق سمجھہ نہین لیتے تسلیم نہین کرتے اور اصول دین چاہئے کہ ہر شخص اپنی سمجھہ کے
مطابق بدلیل سمجھے اِسواسطے اکثر جگہہ کہ مقام عقل کی لغزش کا تھا کچھہ دلائل عام فہم بھی
ذکر کیئے اور جو دلیلین مشکل یا طولانی تھین اونکو ترک کیا اور بعض مقامات فضائل
اور مصائب مین کچھہ طول دیا اِسلیئے کہ جو طبعتین قصص لاینفع کیطرف متوجہ ہین اونکو بھی
اِسکے دیکھنے کیطرف توجہ ہو۔ غرض اِس رسالے مین یہہ امر ملحوظ رہا ہے کہ وہ عنوان ہو
کہ فہم مبتدی سے باہر نہو جائے اور ہر قسم کے لوگ رغبت سے دیکھین اور انشاء اللہ
بہرہ یاب ہون حقتعالیٰ کی درگاہ مین امیدوار ہون کہ سب کو عموماً اور میری اولاد کو
خصوصاً اِس رسالے سے نفع تام عنایت فرمائے اور میرے لئے موجب حسنات
گردانے اور اِس رسالے مین ازبسکہ اصول دین کا بیان ہے اِسواسطے اسکا نام

نورالایمان رکھا وَاللہُ الہَادِیْ اِلےٰ خَیرِ السَّبِیلِ وَہُوَ حَسبِی وَنِعمَ الوَکِیل جاننا چاہیے کہ اصول دین یعنی دین کی جڑہین پانچ ہین اگر اوسمین سے ایک کا بہی اعتقاد نہو تو دین باطل اور ناقص ہے جیسا کہ درخت کے جڑ مین اگر کسی طرحکا تغیر آجائے تو وہ درخت نہین رہتا ہے —

۱ پہلے توحید —

۲ دوسرے عدل —

۳ تیسرے نبوت —

۴ چوتھے امامت —

۵ پانچوین معاد —

اصل اوّل توحید مین یعنی خدا کو واحد جاننا اور اوسکی صفات کا اعتقاد کرنا اور اوسمین دو شعبے ہین —

پہلا شعبہ وجود واجب الوجود مین یہان سب دلیلون کے بیان مین تطویل اور مبتدی کے لئے دشواری تہی لہذا فقط ایک دلیل اجمالی پر جو عام فہم ہے اکتفا کرتا ہون ظاہر ہے کہ دنیا کی کوئی صنعت بغیر کسی صانع کے نہین ہوتی ہے جسطرح مکان پل کنوان کوئی نہ کوئی اوس کا بنانے والا ضرور ہوتا ہے پھر عقل سلیم کیونکر کہہ سکتی ہے کہ اسقدر مخلوقات عجیبہ اور مصنوعات غریبہ جو عالم مین موجود ہین اور انواع حکمت اور منافع پر مشتمل ہین خود بخود پیدا ہو گئے ضرور

ان سبکا کوئی ایسا پیدا کرنیوالا ہے کہ جمیع نقایص اور قبایح سے بری ہے اسواسطے
کہ کمال خوبی صنایع کی کمال خوبی صانع پر دلالت کرتی ہے اور وہ کسی سے خلق نہین
ہوا اسلیئے کہ اگر وہ مخلوق ہو تو اوسکے لیئے بھی خالق چاہئیے اس سے تسلسل لازم آتا ہے
اور یہہ ظاہر البطلان ہے۔ پس حق تعالے سبکا صانع ہے اور مصنوع
کسی کا نہین ہے بالجملہ ہر چیز جسکے وجود فایض الجود پر دلیل ہے وہی ذات
مقدس باری تعالے ہے۔

دوسرا شعبہ صفات واجب تعالی میں

اور مخفی نرہے کہ صفتین دو طرح پر ہین ایک یہہ کہ ذات حق تعالے کی لیئے اونکے
ثبوت کا اعتقاد کرنا مکلف پر لازم ہے اور اونکو صفات ثبوتیہ کہتے ہین اور وہی
دو قسمین ہین ایک صفات ثبوتیہ حقیقیہ کہ اتصاف ذاتکا اوسکے ساتھہ موقوف
دوسری شے کے وجود پر نہین ہے جیسے علم اور قدرت اور انکو صفات کمالیہ بھی
کہتے ہین اسواسطے کہ اونکا نہونا نقص ذات کا باعث ہے اور دوسری قسم صفات
ثبوتیہ کی اضافیہ ہے کہ اتصاف ذات کا اون صفات سے موقوف دوسری
شے کے وجود پر ہے جیسے رازق اور خالق اور متکلم ہونا اسلیئے کہ جب تک
کسیکو رزق ندیگا رازق نکہلائیگا اور اسیطرح جب تک ایجاد کلام نکریگا متکلم
نہوگا اسیطرح خالق اور ظاہر ہے کہ یہہ صفات اضافیہ کمالیہ نہین ہین بلکہ رزق رسانی
اور ایجاد کلام اور خلقت عالم پر قادر ہونا صفات کمالیہ سے ہے۔

دوسری صفت یہہ ہے کہ سلب کرنا اوسکا حقتعالی سے مکلّف پر واجب ہے
جیسے ترکیب اور احتیاج اور غیرہما اور اسکو صفات سلبیہ اور جلالیہ کہتے ہین اسواسطے
کہ عظمت ذات اونکی نفی کا باعث ہے اور اس شعبے مین دو شگوفے ہین۔
پہلا شگوفہ صفات ثبوتیہ مین اگرچہ ہر صفت ثبوتیہ کا جانب مقابل سلبیہ ہوسکتا ہے
اور بالعکس جیسے قدیم ہونا صفت ثبوتیہ ہے اسکا ضد حدوث صفت سلبیہ سے
ہوسکتا ہے اسیطرح اور صفات بھی ہین مگر جسطرح اکثر کتابون مین مذکور ہے
اوسیطرح مین لکھتا ہون معلوم ہو کہ صفات ثبوتیہ سات ہین۔
پہلے حقتعالے قدیم بالذات ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا کیونکہ اوپر
بیان ہوچکا کہ وہ واجب الوجود لذاتہ ہے یعنی وجود اوسکی ذات کا ضروری ہے
پھر اوسکے واسطے عدم کیونکر ہوگا اس سے سمجھا گیا کہ ازلی اور ابدی ہے۔
دوسرے قادر ہے یعنی جس چیز کو چاہے کرے چاہے نکرے کوئی چیز اوسکے
قبضہ قدرت سے باہر نہین ہے اور کسی امر مین عاجز نہین ہے اگر چاہے تو
اسیطرح سے عالم بیشمار پیدا کرے اور چاہے تو اس عالم کو بھی بالکل فنا کردے
اسی صفت سے ظاہر ہے کہ حقتعالی فاعل مختار ہے ہر فعل اپنے اختیار سے
کرتا ہے کوئی کام اضطرار اور مجبوری سے نہین کرتا جیسے آگ جلادینے مین مجبور ہے
اسواسطے کہ تغیرات اور اختلافات سے عالم کا حادث ہونا ظاہر ہے۔ پس اگر
موثر عالم کا اثر بلا قدرت اور اختیار ہو اسطرح کہ اپنے فعل مین موجب اور

مضطر ہو اور فاعل موجب سے اثر اوسکا جدا نہین ہوتا ہے جیسا کہ نار سے احراق
جدا نہین ہوسکتا پس اگر موثر عالم کو قدیم کہین تو اثر اوسکا یعنی عالم بھی قدیم ہو جائیگا
اور اگر عالم کو حادث کہین تو موثر اوسکا بھی یعنی خدا حادث ہو جائیگا کیونکہ موثر
موجب پہلے سے بلا اثر کے نہو گا مثلاً اگر پیدا کرنا خدا کا فعل موجب ہو تو زید
عمر بکر جو آج پیدا ہوئے ہین خدا کے ساتھ قدیم ہو جائین یا خدا بھی اون سب کے
ساتھ آج ہے حادث ہوا ہو اور یہہ دونو امر ظاہر البطلان ہین اس سے معلوم ہوا
کہ اونکے پیدا کرنیوالے نے اپنے اختیار جب مصلحت دیکھی تو پیدا کیا علاوہ اسکے
بلا رجوع کتب اسوقت ایک دلیل مختصر میرے ذہن مین آئی کہ فاعل موجب کا اثر
دو فعل متناقض نہین ہوسکتے ہین متناقضین سے لامحالہ ایک ہے اوسکا اثر ہوگا
جیسے آگ کا فعل احراق ہے تو عدم احراق اوسکا اثر نہین ہوسکتا ہے پس اگر زید کا
پیدا کرنا خدا کا فعل موجب ہو تو مار ڈالنا اور معدوم کر دینا اوسکا اثر نہوگا لامحالہ
کوئی معدوم کرنے والا دوسرا سواے اوس خدا کے ہوگا اسی خدا کا تعدد لازم آتا ہے
اور یہہ محال ہے اوپر ظاہر ہو چکا کہ خدا واحد یکتا ہے اپنے اختیار سے بنا بر مصلحت
جب چاہتا ہے اشیا کو موجود کرتا ہے اور جب چاہتا ہے معدوم کرتا ہے۔
تیسری عالِم ہے جب خدا کا مختار ہونا اوپر ثابت ہو چکا تو عالِم ہونا اوسکا بھی بخوبی
ظاہر ہو گیا کس لیئے کہ ایجاد کرنے والا شے کا باختیار جب تک اوس شے کو
نجانے کیونکر اوس شے مین باختیار موثر ہوگا علاوہ اِسکے علم نے انکشاف

شے مراد ہے اور یہہ امر اوسوقت بخوبی ہوگا جب شے غائب نہو بلکہ حاضر ہو اسطرح
کہ کوئی حائل نہو اور ظاہر ہے کہ خدا کی ذات خدا سے غائب نہین ہے حاضر ہی اسلئے
کہ شے اپنے نفس کی عین ہوتی ہے پس یہی حضور باعث انکشاف ذاتکا ہوگا
باین معنی کہ حق تعالےٰ کو اپنی ذات کا علم تام ہوگا اور اسیطرح علم اپنی صفات
ثبوتیہ کا بھی ہوگا اور آگے انشاء اللہ بیان ہوگا کہ صفات ثبوتیہ عین ذات ہین اور
پہلا اوپر بیان ہوچکا کہ ذات مقدس تمامی عالم کی علت اور موثر ہے تو بیشک خدا کو ہے
اس باتکا بھی علم ہوگا کہ اوسکی ذات علت عالم ہے اور جب یہہ علم ہوا تو ضرور
عالم کا بھی علم ہوگا اسواسطے کہ علت کا علت ہونا نہ سمجھا جائیگا جب تک کہ معلول
نہ سمجھا جائے پس خدا ہر چیز موجود اور معدوم اور کلی اور جزی کو جانتا ہے اور اوسکے
علم مین کسیطرحکا تغیر نہین ہے جس چیز کو قبل وجود کے جسطرح جانتا ہے ویسی ہی
طرح بعد وجود کے بھی جانتا ہے جو چیزین کہ ابد مین ہونیوالی ہین اوسکا وہ ازل
سے عالم ہے اور اس بیان سے سمجھا گیا کہ خدا مدرک بھی ہے یعنی اوسکو
جزئیات اور محسوسات کا بھی علم ہے مگر فرق یہہ ہے کہ بندونکو حواسکے
وسیلے سے جزئیات محسوس ہوتے ہین مثل سمع اور بصر وغیرہ کے اور
حق تعالےٰ سب جزئیات کو بے توسط حواس کے محض اپنی ذات سے
جانتا ہے اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ۔
چوتھی حی یعنی زندہ ہے اور مراد زندگی سے یہان وہ چیز ہے کہ جس سے

قدرت اور علم ہو جب صفت قدرت اور علم کی ثابت ہوئی تو صفت حیات کا ہونا ضرور ہے۔
پانچوین مرید اور کارہ ہے یعنی ارادہ کرنیوالا اور کراہت رکھنے والا جاننا چاہئے کہ بندونکے اور خدا کے ارادے اور کراہت مین یہہ فرق ہے کہ بندہ پہلے فعل کا تصور کرتا ہے پھر اوسکے فائدون اور مضرتون کو سمجھتا ہے بعد اوسکے حالت رغبت یا نفرت کی عارض ہوتی ہے یہی امر اوس فعل یا عدم فعل کا باعث ہوتا ہے اور خدا مین یہہ سب کچھہ نہین ہے فقط علم حق تعالیٰ کہ فلان امر فلان وقت مین ہونا اصلح ہے یا اصلح نہین ہے اوس فعل کی وجود یا عدم کا سبب ہوتا ہے یہہ ارادہ اور کراہت حق تعالیٰ کے معنی جو لکھے گئے نسبت افعال حق تعالیٰ کے ہین لیکن افعال عباد کے بہ نسبت جو حق تعالیٰ مرید اور کارہ ہے اوسکے یہہ معنی ہین کہ بندونکے افعال پسندیدہ اور عبادات سے راضی اور امر کرنیوالا ہے اور افعال قبیحہ اور معاصی سے ناراض اور منع کرنیوالا ہے۔
چھٹھین متکلم ہے یعنی پتھر درخت وغیرہ جس چیز سے چاہے الفاظ و اصوات کو پیدا کرے جسطرح کوہ طور پر درخت زیتون کو حضرت موسیٰ کیواسطے گویا کیا اور مخفی نرہے کہ جب متکلم سے ایجاد کلام پر قادر ہونا مراد ہے تو وصف متکلم کے علحدہ بیان کی حاجت نتھی کیونکہ صفت قادریت جو اوپر بیان ہوئی اوسمین یہہ وصف داخل ہے مگر بنظر پیروی کتب علما اور رد بعض مذاہب کے یہہ صفت علحدہ

قایم کی۔

ساتوین صادق یعنی راست گو ہے جو فرماتا ہے سچ اور مطابق واقع کے ہوتا ہے

دوسرا شکوفہ صفات سلبیہ مین واضح ہو کہ صفات ثبوتیہ اور سلبیہ کے اعداد

کتابون مین مختلف ہین اس رسالے مین بھی بطور اجمال لکھے گئے پس صفات

سلبیہ کئی ہین۔

پہلے حق تعالے واحد یکتا اور صانع بے ہمتا ہے یعنی کوئی اوسکا شریک اور شبیہ

اور مثل اور نظیر نہین ہے کس لیئے کہ اگر دو خدا یا زیادہ ہون تو احتمالات عقلیہ تین

ہین یا تو ایجاد مین وہ سب قوی اور مستقل ہون یا ضعیف و غیر مستقل ہون

یا بعض مستقل ہون اور بعض غیر مستقل ہون اخیر کی دو شقین

خارج بحث ہین اسلیئے کہ کلام میرا خالق مستقل مین ہے اور جبکہ عدم استقلال کے

سبب سے ایجاد مین غیر کے محتاج ہوئے تو خالق نہونگے اور شق اول باطل ہے

اسلیئے کہ جب وہ سب ایجاد مین مستقل ہوئے تو دو حال سے خالی نہین ہے

یا متفق الراے ہین یا مختلف الراے یہہ دونو باطل ہین اسواسطے کہ ایجاد مین

سب کا مستقل ہونا اس امر کو چاہتا ہے کہ ہر ایک اپنے فعل کو نافذ کرے

اور دوسرے کے فعل کو ہونے نہ دے پس اختلاف سے انتظام عالم مین فساد ہوگا اور احتمال

اتفاق و مصالحت کا صریح البطلان ہے اسلیئے کہ مصالحت بے احتیاج کے نہین ہوتی ہے اور

احتیاج اونکی قدرت مستقلہ کے منافی ہے۔

دوسرے مرکب نہین ہے یعنی اجزا سے اوسکے ترکیب نہین ہے اسلیئے کہ مرکب اپنے اجزا کا محتاج ہوتا ہے خواہ وہ اجزا ذہنی ہون یا خارجی اور احتیاج شان سے ممکن کی ہے پس حق تعالی ممکن ہوجائیگا اس سے ظاہر ہوا کہ خدا جسم نہین ہے کسلیئے کہ جسم کے اجزا ہوتے ہین اور جب خدا کے لیۓ جسم نہوا تو صورت بھی نہوگی اسواسطے کہ صورت بغیر جسم کی ہو نہین سکتی۔ پس خدا جسم اور صورت دونو سے پاک ہے۔

تیسرے جوہر نہین ہے اور نہ عرض ہے اسلیئے کہ یہہ دونو اقسام ممکن سے ہین اور اوپر بیان ہوچکا کہ حق تعالی واجب الوجود ہے پس جوہر یا عرض اوسپر کیونکر صادق آویگا اور جوہر اوس ممکن کو کہتے ہین جو خارج مین قایم بنفسہ ہو اور عرض اوس ممکن کو کہتے ہین جو خارج مین غیر کے ساتھہ ہوکے پایا جاۓ مثل سیاہی اور سفیدی کے مخفی نرہے کہ جب خدا سے اجزا کے نفی ہوئے عام اسبات سے کہ اجزا ذہنیہ ہون یا خارجیہ تو جوہر اور عرض کی بھی نفی ہوگئی کیونکہ لامحالہ اونکے لیۓ اجزای خارجیہ یا ذہنیہ ہونگے لیکن اسکو قسم علحدہ قرار دیکے لکھنا بنظر توضیح کے ہے۔

چوتھے خدا مظروف نہین ہے یعنی کسی ظرف زمان یا مکان اور جہت مین ہو ایسا نہین ہے کیونکہ یہہ سب حادث ہین اور جسم اور صاحب جسم کے خواص سے ہے اور جب اوپر بیان ہوچکا کہ حق تعالی قدیم ہے جسم اور جسمانی نہین ہے تو اوسکے لیۓ مکان اور جہت وغیرہ بھی نہوسکیگی یہہ نہین کہہ سکتے کہ کسی جگہہ یا کسی وقت

مین آسمان یا زمین یا عرش پر یا کسیطرف پورب پچھم دکھن اوتر اوپر نیچے ہے پس وہ کسی چیز اور جگہہ مین نہین ہے اسطرح کہ اوسمین درآیا ہو بلکہ علم اوسکا محیط ہر شے کو ہے
پانچوین حلول نہین کرتا اسطرح کہ کسی چیز مین درآوے جیسے ہوا اجسام مین درآتی ہے اور کسی کے ساتھہ متحد نہین ہوتا ہے اسطرح کہ کسی کے ساتھہ مل کے ایک ہوجائے —
چھٹھین خدا حوادث اور تغیرات اور اعراض کا محل نہین ہے جسطرح سہو نسیان سونا جاگنا لذت درد رنج خوشی صحت بیماری وغیرہ کہ بندون مین یہہ سب حالتین عارض ہوتے ہین اوسکی وجہ سے ایک حالتسے دوسری حالت پیدا ہوتی ہے بخلاف حقتعالی کے کہ وہ ان سب سے بری اور پاک ہے ہمیشہ ایک طور پر ہے اوسکی ذات مین تغیر نہین ہے —
ساتوین خدا کو کوئی شخص دنیا اور آخرت مین نہین دیکھہ سکتا ہی اسلیئے کہ شے کے مرئی ہونے مین ضرور ہے کہ وہ شے زمان خاص اور مکان خاص اور ہیئت خاص رکھتے ہو تو اوسے دیکھین اور یہہ سب امور خواص ممکن سے ہین اور حقتعالے ان سب چیزونسے بری ہے جیساکہ بیان ہوا البتہ مومنون کا دل چشم بصیرت سے اوسے دیکھتا ہے —
آٹھوین کسی امر مین کسی کا محتاج نہین ہے نہ ذات مین نہ صفات مین اور کوئی اوسکا وزیر اور مشیر اور مددگار نہین ہے ذات پاک اوسکی احتیاج سے بری ہے اور غنی مطلق ہے اسواسطے کہ مطلق احتیاج لوازم امکان سے ہے اور اوپر بیان ہوا کہ حقتعالے واجب لذاتہ ہی تعالی شانہ عما یصفون —

نوین خدا کی صفات کمالیہ اوسکی ذات پر زاید نہین ہین جسطرح بندون مین کہ علاوہ اپنی ذات کے جب صورت کسی شے کی ذہن مین آوے تو عالم ہون یا قوت بصارت ہو تو بصیر ہون بلکہ حقتعالی کی سب صفات کمالیہ عین ذات ہین۔

اصل دوسری عدل مین ہر چند یہہ صفت توحید کے ضمن مین ہے لیکن چونکہ اہل سنت منکر عدل ہین اسواسطے علمائے امامیہ نے رضوان اللہ علیہم اس بیان مین اہتمام کرکے توحید سے علحدہ لکھا ہے مینے بھی اونھین کی متابعت کرکے عدل کو اصل دوم قرار دیا معلوم ہو کہ خدا عادل ہے یعنی افعال قبیحہ نہین کرتا اور جو چیزین عند العقل خدا کے لیئے واجب ہین ترک نہین کرتا جیسے ہدایت خلق کیواسطے انبیا کا بھیجنا اور جو شخص اسکا معتقد نہو دائرہ ایمان سے نکل جائیگا بحث عدل مین اکثر دلیلین طولانی ہین بطور خود مختصر طریق پر لکھتا ہون کہ اگر فعل قبیح کا صادر ہونا حقتعالی سے جایز ہو تو دو حال سے خالی نہین ہے یا یہہ کہ خدا بغیر قبیح کے فعل پر قادر ہے یا نہین صورت ثانیہ مین عجز پروردگار کا لازم آئیگا حالانکہ ثابت ہو چکا کہ وہ قادر علی الاطلاق ہے اور صورت اولے مین کبھی عقل سلیم نہین کہہ سکتی کہ کوئی کسی فعل کو بطور حسن کرسکتا ہو اور پھر اوسکو بقبح کرے قطع نظر اوسکے سمجھنا چاہئے کہ افعال قبیحہ کرنیکا کیا منشا ہوتا ہے اکثر جہالت اور احتیاج اور عدم قدرت اور خوف باعث ہوتا ہے یعنی کسی چیز کی برائی کو نہین جانتی اسوجہ سے کرتے ہین جیسے لڑکا آگ کو اوٹھالے یا برائی کو جانتے ہین مگر اوسکے طرف ضرورت اور احتیاج ہے

بغیر اوسکے قادر نہین ہین اسوجہ سے کرتے ہین جیسے جھوٹھہ بولنا قبیح ہے لیکن جسوقت
جان نہین بچ سکتی اوسوقت دروغ گوئی ضرور ہوجاتی ہے یا احتیاج بھی نہین ہے
کسی کے جبر سے فعل قبیح کرنا پڑتا ہے جیسے مرد قوی اور زن ضعیفہ مین+
زنا با جبر واقع ہوا ور خدا ان سب باتون سے برتر ہے کیونکہ وہ قادر اور عالم
اور غنی علی الاطلاق ہے جیسا اوپر معلوم ہوچکا تو پھر فعل قبیح بھی نکریگا اور قطع نظر اسکے
اگر فعل قبیح صادر ہونا اوسے جایز ہو تو انبیا اور ایمہ کے اقوال کا یقین نہین ہوسکتا ہے
اسواسطے کہ جو معجزات وغیرہ اونسے ظاہر ہوئے جائز ہے کہ معاذ اللہ خدا نے کاذب کے
ہاتھہ پر جاری کردی ہون اور جب یہہ احتمال ہوا تو اعتماد اقوال انبیا پر باقی نرہے گا
اسلیئے کہ ہوسکتا ہے کہ جن چیزونکے پہونچانیکا حکم خدا کی جانب سے اونکو نہین ہے
وہ اپنی طرف سے خلق سے بیان کردین تعالی شانہ عن ذلک علوا کبیرا پس ہرگز فعل
قبیح اور عبث اور ظلم اور تکلیف ما لا یطاق نہین کرتا ہے جسکے واسطے جو کیا اور کریگا
دنیا یا آخرت مین وہ سب عین مصلحت اور انصاف ہے بندون سے جو کوئی اوسکی
طاعت اور عبادت محض اوسکی رضا کے واسطے کرتا ہے اوسکو جزاے نیک اور
ثواب بے حساب عطا فرماتا ہے اور جو کوئی اوسکے حکم کی نا فرمانی اور معصیت کرتا ہے
اوسے سزا ے بد دیتا ہے اور عذاب مین مبتلا کرتا ہے کسیکو اوسکے امور مین اعتراض
کی جگہہ نہین ہے اگرچہ بعض امور کے مصالح ظاہر مین ہمکو معلوم نہین ہوتے ہین مگر
وہ بھی باطن مین ہمارے واسطے عین مصلحت اور حکمت ہین جیسے کسیکو بیماری ہین

مبتلا کرے تو کہین یہہ غرض ہوتی ہے کہ گذشتہ گناہون کا کفارہ ہوجائے یا
معصیت سے محفوظ رہے اسواسطے کہ اگر صحیح رہیگا تو کسی معصیت اور گناہ
مین مبتلا ہوگا اور کہین بیماری سے یہہ مقصود ہوتا ہے کہ ثواب اخروی اوسکا
مضاعف ہو علی ہذا القیاس ۔

اصل تیسری نبوت مین اور اسمین دو شعبے ہین

پہلا شعبہ مطلق نبوت کے اثبات مین جب معلوم ہوا کہ خدا فعل قبیح نہین کرتا
ہے اور بہیجنا انبیا کا واجب ہے تو حق تعالے اِس واجب کو ترک کیونکر کریگا
لیکن بیان اِس امر کا کہ بہیجنا انبیا کا حقتعالے پر واجب ہے پس جاننا چاہئے
کہ خدا فعل عبث نہین کرتا ہے جیسا اوپر بیان کیا تو پیدا کرنا بندونکا عبث
نہین ہے بلکہ عبادت کے لئے پیدا کیا کہ اوسکی سبب سے ثواب اخروی کے
مستحق ہون اور عبادت موقوف ہے بیان اوامر اور نواہی پر اور بیان انکا بےواسطے
انبیا کے نہین ہوسکتا اسلیئے کہ بندے اپنی خواہش نفسانی پر عمل کرنے کی وجہ سے
خدا سے بہت دوری رکھتے ہین پس انبیا کا بہیجنا تعلیم احکام کے لئے واجب
ہوا کہ بندے اون احکام پر عمل کرکے ثواب دائمی کے مستحق ہون اور اوسے لطف
مقرّب کہتے ہین اور تفصیل اوسکی یہہ ہے کہ لطف کے دو قسمین ہین ایک تو لطف
ممکّن کہ بے اوسکے تکلیف نہین ہوتی جیسے بندونکو عقل اور اعضا اور جوارح کا دینا
اور دوسرے لطف مقرّب کہ بندونکو طاعت سے قریب کرے اور معصیت سے دور کرے اور وہ انبیا کا بہیجنا ہے تا وہ

چیزین جو پسندیدہ اور وہ افعال جو مرضیہ ہین بندون کو بتائین کہ وہ بجالائین اور جو
امور کہ برے اور قبیح ہین اوسکے عیب اور نقصان کو سمجھائین تا وہ اوس سے باز رہین
اور ابھی بیان ہوا کہ خواہش نفسانی مین مبتلا رہنے کی وجہہ سے بندونکو خدا سے
دوری ہے تو پھر تعلیم احکام الٰہی بندون کو نہین ممکن ہے جب تک کوئی شخص انہین
بندون مین سے درمیان خالق اور مخلوق کیواسطہ نہو اور وہ شخص ایسا ہو کہ اوسمین
دو جہتین ہون اسطرح کہ ایک جہت سے اوسکو بسبب تجرد علایق بدنیہ کے خدا سے
تقرب ہو اور احکام الٰہی بذریعہ وحی وغیرہ استفادہ کرے اور دوسری جہت سے
بسبب بشریت کے بندونسے تعلق اور ربط ہو کہ اونہین احکام الٰہیہ بتائے اور
ایسے شخص کو جو درمیان عباد اور معبود کے واسطہ ہدایت ہو عربی مین نبی اور
فارسی مین پیغمبر کہتے ہین پس معنی نبی کے یہہ ہوئے کہ جو انسان خدا کیطرف سے
ہدایت خلق کے لیئے مامور اور مبعوث ہو چونکہ احوال عباد کے اختلاف سے
ہر زمانے مین مصلحتین مختلف ہوتے ہین اسواسطے ضرور ہے کہ موافق اختلاف مصالح
کے نبی ہر زمانے کے مختلف ہون چنانچہ حضرت آدم سے تا ایندم بہت سے انبیا
گذرے ہین بنابر مشہور کے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا ہوئے ہین کہ سب کا نام بصراحت
معلوم نہین فقط اعتقاد اجمالی کافی ہے اور جو نبی خدا کیطرف سے ہین اور جو کتابین
اور صحیفے اونپر نازل ہوئے خلق کی ہدایت کے لیئے ہین اور سب حق ہین اور
اون انبیا مین اکثر انبیا فقط پیغمبر سابق کی شریعت کے حافظ اور مروج ہین جیسے

حضرت یحیی اور یونس وغیرہم اور بعض انبیا ایسے ہین کہ اونہون نے شریعت تازہ
اور دین جدید کو موافق ارشاد الٰہی کے جاری فرمایا ہے جیسے حضرت آدم اور موسے
اور عیسے وغیرہم اور ایسے نبی کو رسول بھی کہتے ہین بعد اسکے جاننا چاہئے کہ انبیا
سب بندونسے افضل ہوتے ہین اگر افضل نہون مثل اور بندونکے ہون تو اونکے
واسطے نبوت کا درجہ ترجیح بلا مرجح ہوگا اور اگر دوسرے بندونسے کم ہون تو ترجیح
مرجوح لازم آئیگی یہہ دونو باطل ہین اور قطع نظر اسکے اگر انبیا رعایا سے ادون +
یا مساوی ہون تو اوسوقت مین جو غرض اونکے بھیجنے سے تھے یعنی خلایق کا اطاعت
کرنا اور احکام خدا کا اون سے سیکھنا ناتمام ہوگی اسواسطے کہ آدمی اپنے مساوی کی اطاعت کو
عار سمجھتا ہے خصوصاً جسوقت حاکم ادون ہو تو زیادہ تر اطاعت باعث عار
جانتا ہے پس ضرور ہوا کہ سب انبیا بندونسے افضل ہون اور یہہ اعتقاد بھی
ضرور ہے کہ سارے انبیا معصوم ہین یعنی کوئی گناہ صغیرہ اور کبیرہ عمداً اور
سہواً وقت ولادت سے وفات تک اون سے واقع نہوا ہے کیونکہ اگر معصوم نہون بلکہ
معاذ اللہ خاطی نہون تو اونکی ہدایت اور احکام کا یقین نہین ہوسکتا ہے کہ یہہ احکام
الٰہی ہین شاید اونہون نے خطا کی ہو اور اپنے طرف سے بیان کیا ہو اور بعض مذہب
کے جو لوگ کہتے ہین کہ انبیا سے عمداً خطا نہین ہوتی ہے سہواً ہوسکتی ہے یہہ بھی کہنا
اونکا غلط ہے اسلئے کہ اگر انبیا جایز الخطا ہون اگرچہ سہواً ہو تو ہوسکتا ہے کہ اونہون نے
حکم الٰہی کے بیان مین سہواً غلطی کی ہو پس وہ یقینی احکام الٰہی نہونگے مگر بندونکو اس امر کا

علم ہوناکہ یہہ نبی برحق اور مبعوث من اللہ ہین دشوار تہا اِسلئے خداوند کریم نے انبیا کو
معجزے عنایت فرمائے کہ خلایق اوسکی مثل لانے مین عاجز ہون اور سمجھین کہ یہہ امر
اِس شخص کیواسطے من اللہ ہے جیسے حضرت موسیٰ کا عصا اژدہا ہوگیا حضرت عیسیٰ نے
مردے زندہ کئے الی غیر ذلک۔

دوسرا شعبہ خاتم الانبیا علیہ التحیہ والثنا کے احوال مین

جب ازروی عصمت اور ظہور معجزات کے انبیا کی حقیقت ثابت ہوئی تو جو کچھ اون
انبیا نے فرمایا اور جو کچھہ اونکی کتابون مین آیا بیشک سچ اور درست ہے پس کتب
اور صحف سابقہ سے مثل توریت اور انجیل وغیرہ کے ہمارے پیغمبر جناب محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نبی ہونا اور حضرت پر نبوت کا خاتمہ ہونا صاف ظاہر ہوتا ہے
علاوہ اسکے خود حضرت سے معجزات کثیرہ ظہور مین آئے اِسکی تفصیل انشاءاللہ تعالیٰ
آگے لکھی جائیگی اِس وجہ سے حضرت کی نبوت مین کوئی شک شبہہ باقی نہین ہے
اور چونکہ حضرت کی حدیث اور خدا کا کلام یعنی قرآن جو آپ پر نازل ہوا ناطق ہے
کہ اب کوئی دوسرا نبی نہین ہوگا پس آخر زمانے مین ہمارے نبی برحق اور رسول
مطلق جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین کہ ساری مخلوقات پر مبعوث
اور سب پیغمبر سے افضل اور مکرم ہین اور اول عمر سے آخر عمر تک جمیع گناہون سے
صغیرہ ہون یا کبیرہ عمداً ہون یا سہواً منزہ ہین اور جو حکم بیان فرماتے تھے وہ
یا ازروے وحی ہوتا تھا یا از راہ الہام خدا کی جانب سے نہ از راہ اجتہاد کے

اور نبوت کا خاتمہ حضرت کی ذات بابرکات پر ہوا کہ قیامت تک کوئی نبی اور دین
دوسرا نہوگا سارے مذاہب اور ادیان سابقہ منسوخ ہوگئی اور حضرت ہی کا دین جو اسلام
ہے اور کتاب جو قران ہے قیامت تک باقی اور جاری رہیگا اوس جناب کے بعد جسنے
دعوے نبوت کیا یا کرے بالکل غلط اور کذب اور کفر ہے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اور معجزے کے اصل معنی عاجز کنندہ کے ہین اگر کوئی شخص نبوت کا دعوا کرے اور
اوسکے ہاتھ سے وہ امور ظاہر ہون کہ خلایق مثل اوسکے نہ لاسکین انہین امور کو
اصطلاح مین معجزہ کہتے ہین اور معجزے سے یہی معنی یہان مقصود ہین۔
اور اِس شعبہ مین کئی شگوفے ہین پہلا شگوفہ ولادت باسعادت مین
اِسم مبارک حضرت کا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے اور کنیت ابو القاسم اور لقب
مصطفےٰ ہے اور حضرت کے والد ماجد کا اِسم شریف عبد اللہ ہی کہ وہ عبد المطلب کے
بیٹے اور وہ بیٹے ہاشم کے اور ہاشم بیٹے عبد مناف کے ہین اور والدہ بزرگوار آپکی
حضرت آمنہ ہین اور سات ہزار نوسو برس چار مہینے سات روز اور بنا بر ایک
روایت کے نو ہزار نوسو برس چار مہینے سات روز وفات حضرت آدم سے گذرے
تھے کہ جناب رسولخدا ماہ ربیع الاوّل کی سترہوین تاریخ جمعہ کے دِن وقت زوال اور
بنا بر ایک روایت کے قریب طلوع فجر چالیس برس قبل مبعوث ہونیکے مکہ معظمہ مین
شعب حضرات ابیطالب مین پیدا ہوئے اور جس زمانے مین کہ اصحاب فیل خانہ
کعبہ گرانے کیواسطے ہاتھی لائے تھے اوسکو پچپن دِن گذرے تھے اور بعضون نے

کہاہے کہ چتالیس دن اور بعضون نے اوسی دن کہاہے کہ حضرت پیدا ہوئے اور مشہور
یہہ ہے کہ حضرت اوسی سال متولد ہوئے اوسوقت جبریل امین ایک طشت طلا اور
میکائیل ابریق عقیق یعنی آفتابا عقیق کا لئے ہوئے آسمان سے آئے جبریل نے
حضرت کو ہاتھون پر لیا میکائیل آفتابے سے پانی گراتے گئے یہان تک کہ غسل ولادت
سے فراغت پائے پھر حضرت آمنہ سے کہاکہ یہہ مولود پاک اور پاکیزہ پیدا ہواہے اور
یہہ غسل جو دیا گیا طاہر کرنے کیواسطے نہین ہے فقط زیادتی نور اور صفا کے لئے ہے
بعد اوسکے عطر بہشت سے معطر کیا اور بعض روایات سے ثابت ہوتاہے کہ رضوان
خازن بہشت نے مہر نبوت پشت مبارک پر ثبت کردی ساتوین روز حضرت ابوطالب نے
عقیقہ کیا اور دو مہینے کے بعد اور بنابرایک روایت کے سات مہینے کے بعد اور
بنابر دوسری روایت کے حضرت پیدا بھی نہوئے تھے کہ جناب عبداللہ پدر بزرگوار نے
اون حضرت کے مدینہ مین دنیا سے انتقال فرمایا اور چار مہینے کے بعد آمنہ مادر عالیمقدار نے
اوس جناب کی دنیا سے رحلت فرمائی اپنے جدامجد عبدالمطلب اور عموی نامدار
ابوطالب کے سایہ عاطفت مین پرورش پانے لگے جب سن شریف جناب سولخدا کا
آٹھہ برس سے کچھہ زیادہ ہوا اور بعضے روایت مین ہے کہ حضرت چھہ برس کے تھے
اور بعضے روایت مین ہے کہ نو برس کے تھے اور بعض روایت مین ہے کہ دس
برس کے تھے تو حضرت کے جدامجد عبدالمطلب نے ایک سو دس برس کے سن مین اور
بعض روایتون سے معلوم ہوتاہے کہ ایک سو چالیس برس کے سن مین انتقال فرمایا

وفات کے وقت عبدالمطلب نے ابوطالب سے آنحضرت کی پرورش کے بارے مین وصیت کی۔

دوسرا شگوفہ رضاعت مین پس جب حضرت آمنہ نے انتقال فرمایا تو جناب ابوطالب نے اکابر قریش سے چارسو ساٹھ عورتین جناب رسولخدا کے دودھ پلانے کیواسطے جمع کین آپ نے کسی کا دودھ نہ پیا حضرت ابوطالب متردد خانہ کعبہ مین آئے عقیل بن ابی وقاص نے تردد کا باعث پوچھا ابوطالب نے فرمایا کہ فرزند میرا کسی کا دودھ نہین پیتا ہے کیا کرون کس سے دودھ پلواؤن اوسنے کہا کہ قبیلہ قریش مین ایک عورت حسینہ اور جمیلہ صاحب عقل اور عصمت حلیمہ نام ہے اوسکو بلائے آپ خوش ہوئے اور فوراً غلام کو اونٹ پر بٹھا کے بلانیکے واسطے بھیجا حلیمہ حسب الطلب اپنے باپ عبداللہ اور شوہر اپنے بکر بن سعد کے ساتھ آئین حضرت نے فرزند کو اپنے اونکے گود مین دیا حلیمہ کے داہنے طرف دودھ خشک تھا چاہا کہ بائین طرف سے پلائین آپ نے نہ پیا اور بار بار داہنے طرف توجہ کرتے تھے آخر مجبور ہوکے داہنے طرف سے چاہا کہ دودھ پلائین بے تکلف پینا شروع کیا اور آپ کے برکت سے اسقدر دودھ ہوا کہ زمین پر گرنے لگا پس ابوطالب نے حضرت کو اونہین کے سپرد کیا اور ہر جمعہ کو بلا کے دیکھ لیا کرتے تھے جب پانچ برس گذرے حلیمہ سے لے لیا اور مصروف تربیت رہے۔

تیسرا شگوفہ تزویج حضرت مین جب عمر شریف پچیس برس کی ہوئی ایکروز چچا کے خدمت مین تشریف لائے اور اونکو غمگین پاکے سبب پوچھا فرمایا کہ

سن میرا زیادہ ہوا زندگانی کا اعتبار نہین چاہتا ہون اپنے سامنے تمہاری شادی
کرون لیکن تہی دست ہون میری قرابت مین خدیجہ مال دار ہے ہر سال لوگونکو
غلامون کے ساتھ تجارت کیواسطے بھیجتی ہے اور لوگ منتفع ہوتے ہین اگر
کہو تو تمہارے واسطے بھی مین کوشش کرون کہ کچھہ مال لیکے تم بھی اون سب کے ساتھ
جائو تا خدا برکت او منفعت عنایت کرے حضرت نے فرمایا کہ جیسا مناسب ہو
مین حاضر ہون جناب ابو طالب اپنے بھائیونکو ساتھہ لیکے خدیجہ کے گھر پر تشریف
لے گئے اور فرمایا کہ اور لوگونکی طرح محمد بھی چاہتے ہین کہ تمہارا مال لیکے تجارت کو
جائین وہ سنکے بہت خوش ہوئین اور میسر غلام سے کہا کہ تو اپنے کو اور جو کچھہ
تیرے پاس مال ہے سب کو محمد کا سمجھہ اونکے ساتھہ جا اور اونکے حکم کے خلاف
نکرنا جناب رسولخدا میسر کو ساتھہ لیکے مع مال اور اسباب تجارت کیواسطے شام
کیطرف روانہ ہوئے چند روز کے بعد معاودت فرمائی اور اسقدر نفع کثیر ہوا کہ
کبھی نہ ہوا تھا سارا زر قیمت خدیجہ کو لاکے دیا اور حق السعی طلا اور نقرہ اور
اونٹ جو کچھہ ملا تھا عم بزرگوار کے سامنے لاکے حاضر کیا ابو طالب نے پیشانی پر
بوسہ دیا اور فرمایا کہ اب آرزو یہہ ہے کہ تمہاری شادی جلد کردین غرض دوسرے
دن صبح کو جناب رسولخدا نے حمام مین غسل کیا اور لباس فاخرہ اور پاکیزہ پہن کے
گھر خدیجہ کے مکان پر تشریف لیگئے اونہون نے پوچھا کہ حق السعی کو اپنے

کیا کیا حضرت نے فرمایا کہ میرے چچا کا ارادہ ہے کہ میری شادی مین صرف کرین
عرض کی کہ اگر آپ ارشاد فرمائین تو ایک عورت دلخواہ آپکے واسطے تجویز
کرون کہ حسب و نسب مین آپ سے قریب ہو اور عفت اور عصمت اور مال
اور جمال مین سب سے زیادہ ہو ہرچند اکثر اکابر قریش نے اوسکی خواستگاری کی
لیکن کسیکو قبول نکیا آپ سے البتہ راضی ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ کون ہے
عرض کی کہ آپ کی کنیز خدیجہ ہیہ سنکے آپ ساکت ہو رہے اور چچا سے آ کے
سب کیفیت بیان کی اور کہا کہ آپ میری طرف سے خواستگاری کرین الحاصل
جب تاریخ مناکحت معین ہوئی اور وہ دن آیا جناب ابو طالب نے پیغمبر خدا کو
لباس فاخرہ سے مزین کیا اسطرح کہ عمامہ سیاہ سر مبارک پر اور پیراہن حضرت
عبد المطلب کا بدن مین اور چادر حضرت الیاس کے دوش اقدس پر اور
عصا حضرت ابراہیم کا ہاتھ مین اور نعلین حضرت عبد المطلب کے پائے مبارک
مین اور عقیق کی انگوٹھی دست انور مین پہنائی اور گھوڑے پر سوار کر کے
مع برادران اور عزیزان خاص لے چلے حقتعالے کے حکم سے جبرئیل نے لوائے
حمد کو بام کعبہ پر نصب کیا اور ملائکہ ہفت آسمان اور زمین کے تسبیح اور تقدیس
رب العالمین مین مشغول ہوئے جب خانہ عروس پر پہونچے تو تمامی عزیزان
اور قریبان خدیجہ نے سبکو باعزاز و اکرام بٹھایا اور طعام دعوت جو بڑے
سامان سے تیار کیا تھا سامنے لائی جب کھانے سے فراغت ہوئی تو

توحضرت ابوطالب نے کمال فصاحت اور بلاغت سے خطبہ پڑہا اوسوقت عمر
حضرت خدیجہ کی چالیس برس کی تھی اور بروایت ابن عباس ۲۸ اٹھائیس برس کی تھی
اور جبتک حضرت خدیجہ زندہ رہین جناب رسولخدا نے دوسرا نکاح نکیا اور بنا بر
مشہور جسوقت حضرت خدیجہ نے انتقال فرمایا توسن شریف اونکا ۶۵ پینسٹھ برس کا
تھا بعد وفات اونکے حضرت رسولخدا متعدد عورتین نکاح مین لائے بروایت
حیات القلوب پندرہ بیبیان حضرت کی تھین جب آپنے انتقال فرمایا توجوازواج
موجود تھین سب مین سے دو بیبیان یعنی عایشہ بیٹی ابوبکر کی اور حفصہ بیٹی عمر کی
منافقون کے ساتھہ ملکر گمراہ ہوگئین اور حضرت کی بیبیون مین سب سے بہتر
حضرت خدیجہ اور بعد اونکے ام سلمہ اور بعد اونکے میمونہ تھین۔

چوتھا شگوفہ بعثت مین جب ۳۷ سینتیس برس اور بنابر مشہور چالیس برس کا
سن مبارک جناب رسول خدا کا ہوا تو بنا بر قول بعض عامہ کے سترہوین ماہ مبارک
رمضان کو اور بنابر قول بعض کے اٹھارہوین کو اور بنابر اجماع شیعہ کے
ستائیسوین ماہ رجب کو وقت شب حضرت اپنے دست مبارک پر تکیہ کیئے ہوئے
آرام فرماتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام داہنے طرف اور جعفر طیارؓ بائین
جانب اور حضرت حمزہ پائینتی حضرت کے سوتے تھے کہ اوس جنابنے دفعتاً
فرشتون کے پرونکی آواز سنی اور خائف ہوئے پھر سنا کہ اسرافیل نے جبرئیل سے
پوچھا ہمکو خدا نے ان چار آدمیون سے کسکے پاس بھیجا ہے جبرئیل نے کہا
کہ جنکا نام محمدؐ ہے یہی بہتر سب پیغمبرون سے ہین اور جو اونکے داہنے طرف

سوتے ہین وہ اونھین کے بھائی اور جانشین بہتر سب وصیون سے ہین اور جو اونکے
بائین جانب سوتے ہین وہ جعفر بیٹے ابوطالب کے ہین کہ خدا اونھین دو پر رنگین
عطا کریگا کہ وہ اوسی سے بہشت مین پرواز کرینگے اور جو پائین پا سوتے ہین
وہ حمزہ ہین کہ سردار شہیدونکے ہونگے جبرئیل سرہانے اور میکائیل پائینی حضرت کے
بیٹھے اور تعظیماً حضرت کو بیدار نکیا جب خود حضرت بیدار ہوئے تو اوسوقت حقتعالی
کیجانب سے جبرئیل نے رسالت ادا کی اوسیوقت سے حضرت من جانب اللہ
تمامی خلق پر مبعوث ہوئے اور بعض روایات مین جناب صادق علیہ السّلام سے
منقول ہے کہ نوروز کا دن تھا جسدن نزول وحی کی ابتدا ہوئی اور کتاب حیات القلوب
مین قطب راوندی اور ابن شہر آشوب وغیرہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا
قبل بعثت کے دولت سرا سے کوہ حرا پر برابر تشریف لیجاتے تھے اور سب سے
علحدہ اوسی مقام پر عبادت کیا کرتے تھے اور حقتعالی رویاے صادقہ اور الہامات
اور فرشتونکی آواز سے حضرت کی تائید فرماتا تھا اور مرتبہ قرب اور منزلت مین
حضرت کی ترقی دیتا تھا اور زیور فضل اور علم اور افعال پسندیدہ سے حضرت کو
مزین فرماتا تھا اِس حال سے سوائے جناب امیر علیہ السّلام اور خدیجہ کے کوئی واقف
نہ تھا یہانتک کہ سینتیس برس عمر شریف سے گذری خواب مین دیکھا کہ ایک
فرشتہ حضرت کو یا رسول اللہ کہکر پکارتا ہے غرض ایکدن مکہ کے پہاڑون مین
گوسفندان ابوطالب کو وہ جناب چراتے تھے ناگاہ دیکھا کہ ایک شخص سامنے سے آیا

اور کہا یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا کہ تو کون ہے عرض کی مین جبرئیل ہون خدا کیطرف سے
آپ کے پاس آیا ہون اور پیغام رسالت لایا ہون پھر جبرئیل آسمان سے پانی لائے اور
بنا بر ایک روایت کے زمین پر پاؤن مارا کہ ایک چشمہ جاری ہوا خود وضو کیا اور
جناب رسولخدا کو وضو تعلیم کیا بعد اسکے نماز بھی سکھائی حضرت نے جناب امیر المومنین
علیہ السلام کے ساتھ نماز ظہر ادا کی جب گھر مین تشریف لائے حضرت خدیجہ اور جناب
امیر علیہ السلام کے ساتھ نماز عصر پڑھی بعد کئی دنون کے ابو طالب جعفر کے ساتھ
تشریف لائے دیکھا کہ وہ حضرت نماز پڑھتے ہین اور امیر المومنین اور خدیجہ بھی ساتھ
حضرت کے نماز پڑھتی ہین ابو طالب نے جعفر سے فرمایا کہ تم بھی اپنے چچا کے
بیٹے کے ساتھ نماز پڑھو پس جعفر بھی نماز مین شریک ہوئے اسیطرح بعثت مین
اکثر روائتین ہین یہہ رسالہ ان سب کے ذکر کی گنجایش نہین رکھتا ہے ۔
پانچواں شگوفہ معراج مین معراج کا اعتقاد کرنا ضروریات دین اسلام سے
ہے جو انکار کرے وہ کافر ہے پس اعتقاد کرنا چاہئے کہ حضرت اسی جسم مقدس اور
لباس سے نعلین پہنے عرصہ قلیل مین تمام ہفت آسمان اور عرش کرسی بہشت
دوزخ کی سیر کرکے اپنے مقام پر پھر آئے معلوم ہو کہ اتنے زمانہ قلیل مین اسقدر
مسافت بعیدہ کو طے کرنا محال نہین ہے بلکہ ممکن ہے اور ہر ممکن پر خدا قادر ہے
پس اسوجہ سے معراج کا انکار کرنا خلاف عقل ہے اور ایسی سرعت کا ممکن ہونا
ظاہر ہے کیونکہ آفتاب ایک سو ستر امثال زمین کے ہے اور وقت طلوع دفعتاً

تمامی قرص زیر زمین سے بالائے زمین آجاتا ہے اسیطرح تخت سلیمان کا زمانہ قلیل مین مسافت کثیر طے کرتا تھا اور تخت بلقیس کا چشم زدن مین آگیا علاوہ اسکے جب قدرت انسانی اسقدر ہے کہ مہینون کی راہ ایک آدہ دن مین بذریعہ ریل گاڑی طے ہوتی ہے تو قدرت باریتعالیٰ مین بہ نسبت ایسی سرعت حرکات کے انکار کرنا سراسر کفر ہے اور جو لوگ بتقلید حکماے فلاسفہ کہتے ہین کہ جسم کثیف خاکی کا کرہ خاک سے اوپر جانا یا آسمان کا شگافتہ ہونا اور پھر مل جانا محالات سے ہے اسوجہ سے معراج جسمانی کا انکار کرتے ہین اور کہتے ہین کہ فقط حضرت کو معراج روحانی ہوئی تھی یہہ قول بھی اونکا باطل ہے اسلئے کہ جسطرح جسم کثیف کا اوپر جانا مستبعد ہے اوسیطرح ملائکہ کے جسم لطیف نورانی کا آسمان سے نیچے زمین پر آنا بھی مستبعد اور باعث خرق والتیام آسمان ہے اب یا تو معراج جسمانی کے قائل ہون یا یہہ کہین کہ ملائکہ بھی آسمان سے نیچے نہین آسکتے تو نزول جبرئیل اور وحی وغیرہ جو تمامی انبیا کے لیئے تھا مفقود ہوجائیگا حالانکہ یہہ مدعیان اسلام جبرئیل کے آنیکے قائل ہین پس جبرئیل کے نیچے آنیکا اقرار اور بہترین مخلوقات کے جسم شریف کے آسمان پر تشریف لیجانیکا انکار مکابرہ محض ہے ہرگز صاحب فہم اسے پسند نکریگا باقی دلیلین خرق والتیام وغیرہ کے اور کتابون مین مذکور ہین یہان بخیال تطویل ترک کین بہرکیف مختصر حال معراج کا یہہ ہے کہ جب حضرت مبعوث ہوئے تو قبل از ہجرت بعضون نے کہا ہے کہ شب شنبہ کو سترہوین

ماہ مبارک رمضان یا اکیسوین ماہ مذکور کو چھہ مہینے قبل از ہجرت معراج ہوئے اور بعضون نے
کہا ہے کہ ربیع الاوّل کے مہینے مین سترہوین تاریخ بعد ہجرت اور دو سال بعثت کے بعد
اور بعضون نے کہا ہے کہ ماہ رجب کی ستائیسوین کو دوسرا سال ہجرت سے تھا کہ حضرت کو
معراج ہوئی اور اکثر مفسرون نے لکھا ہے کہ حضرت گھر مین اُم ہانی کے کہ وہ جناب
امیر المومنین علیہ السّلام کی بہن تھین سوتے تھے کہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل
علیہم السّلام براق کو بہشت سے لیکے آئے ایک نے رکاب پکڑی دوسرے نے
لگام تھانبی اور ایک نے حضرت کا لباس جو زیب بدن تھا اوسے زین براق پر درست
کیا اور براق پر سوار کر کے لیچلے حضرت جبرئیل آپکی خدمت مین حاضر تھے اور عجائبات
آسمان اور زمین کو دیکھاتے جاتے تھے خود حضرت فرماتے ہین کہ مینے داھنے طرف سے
ایک آواز سنی کہ کوئی پکارتا ہے یا محمّد مین اصلا متوجہ نہوا پھر بائین طرف سے کسی نے
کہا یا محمّد مین ملتفت نہوا پھر ایک عورت حسین اور آراستہ دیکھی کہ اپنے ہاتھ اور
کلائیونکو کھولے ہوئے تھی اوسنے پکارا کہ یا محمّد میری طرف دیکھو کہ تمسے باتین کرون
مینے کچھہ خیال نکیا پھر ایک آواز ہیبت ناک سنی کہ اوس سے بہت خائف ہوا اوسکے
بعد ایک جگھہ جبرئیل نے کہا کہ یا محمّد یہان اوترکے نماز پڑھئے یہہ مدینہ ہے یہین آپ
ہجرت کر کے آئینگے مین نماز پڑھہ کے وہان سے روانہ ہوا دوسری جگھہ جبرئیل نے
کہا کہ یہان بھی اوترکے نماز پڑھئے کہ یہہ طور سینا ہے حقتعالی نے یہان حضرت
موسی سے کلام کیا تھا وہانبھی مین نماز پڑھہ کے آگے چلا پھر جبرئیل نے

ایک جگھہ کہا کہ یہان بھی اوتر کے نماز پڑہئے کہ یہہ بیت لحم ہے یہان حضرت عیسےٰ
پیدا ہوئے تھے اور بیت لحم ایک کونے مین بیت المقدس کے واقع ہے جب
مین وہان بھی نماز پڑھ چکا تو بیت المقدس مین لیگئے مین اوترا اور براق کو وہان
باندہا کہ جہان سب پیغمبر اپنا گھوڑا باندہتے تھے جب مین داخل مسجد ہوا تو جبرئیل میرے
داہنے طرف تھے اوسوقت بحکم حقتعالے حضرت موسیٰ اور عیسےٰ اور حضرت ابراہیم
علیہم السّلام اور بہت سے انبیائے کرام میرے احترام کے لیے جمع تھے جبرئیل نے
اذان اور اقامت کہی مجھکو گمان ہوا کہ جبرئیل پیشوا ہونگے لیکن جسوقت نماز کی صف
درست ہوئی تو جبرئیل نے میرا داہنا بازو تھام کے مجھے پیشوا کیا اور سب پیغمبرون نے
میرے پیچھے نماز پڑھی بعد نماز کے خازن بیت المقدس تین کاسے لے آیا کہ ایک
مین دودھ اور ایک مین پانی اور ایک مین شراب تھی اوسوقت مینے ایک آواز
سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ اگر پانی لینگے تو یہہ اور اُمّت انکی غرق ہوگی اور اگر شراب لینگے
تو یہہ اور امت انکی گمراہ ہوگی اور اگر دودھ لینگے تو یہہ اور امت انکی ہدایت پائیگی
مینے دودھ لیکے پی لیا جبرئیل نے کہا کہ ہدایت پائی آپ نے اور آپکی اُمت نے
بعد اوسکے جبرئیل نے پوچھا کہ آپ نے راستے مین کیا کیا دیکھا جو کچھ مینے دیکھا اور
سنا تھا بیان کیا اونہون نے کہا کہ پہلے جو آواز سنی تھی اگر ملتفت ہوتے تو اُمت
آپکی یہودی ہوتی اور اگر دوسری آواز کیطرف متوجہ ہوتے تو اُمت آپکی نصارا ہوتی
اور وہ عورت کہ جسنے پکارا تھا وہ دنیا تھی اگر اوس سے باتین کرتے تو اُمّت آپ کی

اوسیکو اختیار کرتی اور آخرت کو ترک کرتی اور آواز مہیب جو آپ نے سنی تھی
وہ آواز پتھر کی تھی کہ ستّر ہزار برس ہوئے کہ مینے اوسے کنارہ دوزخ سے گرا دیا تھا
آج وہ پتھر قعر جہنّم تک پہونچا ہے یہہ اوسیکی آواز تھی منقول ہے کہ بعد اوسکے
حضرت کبھی نہ ہنسے یہان تک کہ دنیا سے رحلت فرمائی حضرت نے فرمایا کہ پھر
مجھے آسمان اوّل پر لیگئے وہان ایک فرشتہ دیکھا کہ اوس آسمان پر موکّل ہے اور
نام اوسکا اسماعیل ہے اور وہ صاحب خطفہ ہے اور خطفہ کے معنی لغت مین
کسی چیز کا اُچک لینا ہے تو جب شیطان ارادہ کرتا ہے کہ استراق سمع کرے یعنی
آسمان پر جا کے کلام ملایکہ کو چُپکے سے سنکر کاہنون سے بیان کرے تو وہ فرشتے
کہ جو زیر حکم اسماعیل ہین اوسے آگ کے شعلہ سے جلا دیتے ہین اور یہہ بعض مفسرین نے
لکھا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ شیطان جلتا نہین ہے بلکہ بھاگ جاتا
ہے اور اسیکے بیان مین حقتعالے قرآن مین فرماتا ہے اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَۃَ
فَاَتْبَعَہٗ شِہَابٌ ثَاقِبٌ یعنی مگر وہ شخص جنون سے کہ چاہتا ہے قریب
آسمان کے جا کر کلام ملایکہ چپکے سے سنے پس آتا ہے اوسکی طرف شعلہ روشن
اور اسماعیل کے تحت حکم ستّر ہزار فرشتے ہین اور ہر فرشتے کے تحت مین ستّر ہزار
فرشتے ہین پس صاحب خطفہ نے جبرئیل سے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہے
جبرئیل نے کہا کہ محمد ہین اوس فرشتے نے کہا کہ آیا وہ مبعوث ہوئے ہین جبرئیل نے
کہا کہ ہان پس اوس فرشتے نے آسمان کا دروازہ کھولا مینے اوسے سلام کیا اور

اوسنے مجھے سلام کیا اور مینے اوسکے لئے طلب مغفرت کی اور اوسنے میرے لئے
اور کہا کہ مرحبا اے برادر صالح اور پیغمبر نیک اور فرشتون نے میرا استقبال کیا
جو فرشتہ مجھے دیکھتا تھا خوش ہوتا تھا جب مین آسمان اوّل مین داخل ہوا
وہان ایک بہت بڑا فرشتہ دیکھا کہ اوس سے بڑا کوئی فرشتہ ندیکھا تھا اور وہ
نہایت بدصورت تھا اور آثار غضب اوسکے چہرے سے ظاہر تھے اوسنے بھی
مجھے دیکھکر جیسے اور فرشتون نے کلمات دعا میرے بہ نسبت کہے تھے کہے لیکن
جسطرح اور فرشتے مجھے دیکھ کے فرحناک ہوئے تھے وہ نہوا جس حال مین تھا اوسیطرح
رہا مینے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون ہے کہ جسے دیکھ کے مجھے خوف آتا ہے اونہون نے
کہا کہ اس سے ڈرنا ہی چاہئے ہم سب بھی اس سے ڈرتے ہین یہہ مالک ہی خزینہ دار
جہنم جب سے خدا نے اسے پیدا کیا ہے کبھی نہین ہنسا ہے اور حقتعالے نے جہنم کو اسکے
اختیار مین دیا ہے ہمیشہ اسکا غصہ گناہگارون پر زیادہ ہوتا ہے اور خدا گنہگارونسے
انتقام اسی کے ہاتھ سے لیگا اگر یہہ قبل آپکے یا بعد آپکے کبھی فرحناک ہوتا تو آپکو بھی
دیکھ کے خندان ہوتا الغرض اوسنے مجھے اور مینے اوسے سلام کیا اور اوسنے مجھے خوشخبری
بہشت کی دی چونکہ جبرئیل وہان سب فرشتون مین عظیم القدر تھے اور سب فرشتے اونکے
مطیع تھے مینے اونسے کہا کہ مین چاہتا ہون کہ دوزخ کو مشاہدہ کرون جبرئیل نے
مالک سے کہا اوسنے ایک پردہ دوزخ کا اوٹھایا اور ایک دروازے کو کھولدیا
اوسمین سے ایسے شرارے آگ کے نکلے کہ آسمان تک پہونچتے تھے یہہ دیکھ کے

مین بہت خوفناک ہوا جبرئیل سے کہا کہ مالک سے کہو کہ ان شرارونکو ساکن کرے
اور جہنم کے دروازے کو بند کرے مالک نے اوس شعلے سے کہا کہ اپنے مقام پر
پھر جاوہ پھر گیا اور ساکن ہوا جب مین آگے بڑہا تو ایک مرد گندم گون جلیل القدر کو دیکھا
جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون ہے اونہون نے کہا کہ یہہ آپکے جد حضرت آدم ہین مینے
دیکھا کہ اونکے فرزندونکو اونکے سامنے لیجاتے ہین اور وہ جناب دیکھکے کہتے ہین
کیا اچھی روح ہے اور بدن نیک سے کیا ہوای خوشبو ہے بعد اوسکے جناب
رسولخدا نے یہہ آیہ تلاوت فرمایا كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِىْ عِلِّيِّيْنَ
یعنی یہہ امر ثابت ہے کہ نیکونکا نامہ عمل مراتب عالیہ مین ہے معلوم ہو کہ تفسیر
خلاصۃ المنہج مین علیین کے معنی یون لکھے ہین کہ بروایت ضحاک علیین سدرۃ
المنتہی ہے اور ابن عباس کے روایت سے علیین عرش کے نیچے زبرجد سبز کی
ایک لوح ہے کہ ابرار کے اعمال اوسپر لکھے جاتے ہین بہرکیف حضرت فرماتے ہین
کہ مینے حضرت آدم کو سلام کیا اونہون نے مجھے سلام کیا اور مینے اونکے لیے استغفار
کیا اونہون نے میرے لیے اور کہا مرحبا اے فرزند شایستہ اور پیغمبر شایستہ کہ
زمانہ شایستہ مین بھیجے گئے جب وہان سے آگے بڑہا تو ایک فرشتے کو دیکھا
کہ وہ اپنے مقام مین بیٹھا ہے اور ساری دنیا اوسکے دو نو رانون مین ہے
اور ایک تختی نورانی ہاتھہ مین لیے ہوئے ہے اور اوس تختی پر ایک نامہ لکھا ہے
اور مرد غمگین کی صورت بہت غور سے اوسے دیکھہ رہا ہے اور کسیطرف متوجہ

نہین ہوتا جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون ہے کہا کہ ملک الموت ہین ہر لحظہ روح قبض
کرنیکے اہتمام مین رہتے ہین مینے کہا کہ مجھے انکے پاس لے چلو کہ اونسے کچھ باتین
کرون جبرئیل مجھکو اونکے قریب لے گئے مینے اونہین سلام کیا اونہون نے جواب
سلام دیا جبرئیل نے ملک الموت سے کہا کہ یہہ پیغمبر رحمت ہین کہ خدا نے اپنے بندون
کیطرف انھین بھیجا ہے ملک الموت نے مرحبا کہہ کے اظہار محبت کیا اور کہا کہ
خوشخبری ہو آپکو اے محمدؐ کہ مین ہر طرحکے خیر و خوبی آپکی امت مین دیکھتا ہون حضرت
فرماتے ہین کہ مینے کہا کہ اوس خدا کی حمد کرتا ہون جو اپنے بندونکا بخشنے والا اور
نعمت دینے والا ہے اور یہہ جو کچھ تمنے کہا اوسی کا فضل اور رحمت ہے بعد اوسکے
جبرئیل نے کہا کہ اس فرشتے کا کام سب فرشتون سے سخت تر ہے مینے پوچھا کہ
یہہ خود سب کی روح قبض کرتے ہین جبرئیل نے کہا کہ ہان پھر مینے ملک الموت سے
پوچھا کہ جس جگہہ جو شخص ہو اوسے تم دیکھتے ہو اونہون نے کہا کہ ہان حقتعالی نے
مجھے قدرت دی ہے جو جہان ہوتا ہے اوسے ہر وقت دیکھتا ہون اور دنیا کو
میرا مسخر کیا ہے تمام دنیا میرے ہاتھہ مین اسطرح ہے کہ جسطرح کسی کے ہاتھہ مین
ایک درہم ہو اور وہ جسطرح چاہے اوسے پھراوے اور کوئی گھر ایسا نہین
کہ جسمین پانچ مرتبہ ایک ایک آدمی کو روز نہ دیکھتا ہون اور تفحص نکرتا ہون
اور جب مردے کے گھر کے لوگ اوسپر روتے ہین تو اون سے کہتا ہون
کہ اسپر نرؤو اسلیئے کہ مجھے تمہارے پاس بھی تو باری باری آنا ہے یہانتک

کہ تم مین سے کسیکو باقی نرکھونگا مینے کہا کہ انسان کے غمگین اور پریشان کرنیکے لیئے فقط موت
کافی ہے جبرئیل نے کہا کہ جو کچھ کہ موت کے بعد پیش آنیوالا ہے موت سے بدتر ہے
بعد اسکے وہانسے آگے بڑھا ایک گروہ کے پاس پہونچا کہ اونکے آگے کئی خوان رکھے
تھے بعضے خوانون مین گوشت پاکیزہ تھا اور بعضون مین مردار کا بدبو گوشت تھا
وہ سب اچھے گوشت کو چھوڑکر بدبو گوشت کو کھاتے تھے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ
کون ہین اونہون نے کہا کہ یہہ وہ ہین جو دنیا مین حلال چیزین چھوڑکے حرام کو
کھاتے ہین اور یہہ سب آپکی امت سے ہین بعد اسکے ایک بہت بڑا فرشتہ
دیکھا کہ نصف بدن اوسکا آگ کا تھا اور نصف برف کا نہ آگ برف کو گلاتی تھی
نہ برف آگ کو بجھاتی تھی اور وہ بآواز بلند کہتا تھا کہ پاک ہے وہ خدا جسنے آگ کو
برف مین اور برف کو آگ مین اثر کرنے سے باز رکھا ہے اے خدا تونے آتش
اور برف مین الفت دی ہے اپنے بندگان مومن کے دلون مین بھی باہم الفت
عطا کر جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون ہے اونہون نے کہا کہ یہہ سب فرشتون سے زیادہ
مومنون کا خیرخواہ ہے جب سے یہہ فرشتہ پیدا ہوا ہے مومنونکے لیئے دعا کیا کرتا ہے
اور دو فرشتے اور دیکھے کہ ایک اونمین سے کہتا تھا کہ یا اللہ جو تیری راہ مین دے
تو اوسکو بھی اوسکا عوض دے اور دوسرا کہتا تھا کہ یا اللہ جو تیری راہ مین نہ دے
اور بخل کرے اوسکے مال کو تو تلف کر وہان سے جب آگے بڑھے تو دیکھا کہ چند
آدمی ہین کہ اونکے لب اونٹونکے لب کیطرح موٹے موٹے ہین فرشتے مقراض سے

اونہین کے پہلو کا گوشت کاٹ کے اونہین کھلاتے ہین جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون ہین
اونہون نے کہا کہ یہہ سب مومنونکے عیب جو اور چشمک زن ہین اور ہمیشہ اسی فکر مین
رہتے ہین کہ مومنونکے عیب کی اطلاع ہو تو اونپر طعنہ زن ہوون پھر وہانسے آگے بڑہا
کچھہ لوگ دیکھے کہ فرشتے اونکے سرونکو پتھر سے کچلتے ہین پنے پوچھا کہ یہہ کون ہین
جبرئیل نے کہا کہ یہہ وہ ہین کہ جو رات کو سو رہے اور نماز عشا نہین پڑھی ہے پھر
مین آگے بڑہا تو دیکھا کہ کچھہ لوگ ہین کہ فرشتے اونکے موہنہ مین آگ بھرتے ہین اور وہ
آگ اونکے پائخانے کے مقام سے نکل آتی ہے پوچھا کہ یہہ کون ہین جبرئیل نے کہا
کہ یہہ وہ ہین جو ناحق یتیمون کا مال کھاتے ہین چنانچہ حقتعالی قران مین فرماتا ہے
اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ
نَارًا وَّسَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا یعنی تحقیق کہ جو لوگ ظلم کی راہ سے یتیمون کا
مال کھاتے ہین وہ اپنے پیٹ کو نہین بھرتے ہین مگر آگ سے اور قریب ہے کہ
جہنم مین جلین حضرت فرماتے ہین کہ پھر آگے گیا تو دیکھا کہ کچھہ آدمی ہین کہ اونکے بڑے
بڑے پیٹ ہین جب وہ اوٹھنے کو چاہتے ہین تو پیٹ کے بوجھہ سے اوٹھہ نہین سکتے
جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون ہین اونہون نے کہا کہ یہہ سب سود کھانیوالے ہین کہ
حقتعالے نے اونکے بارے مین قران مین فرمایا ہے کہ مثل آل فرعون کے ہر صبح و شام
وہ آتش جہنم مین معذب ہونگے اور شدت عذاب سے کہین گے کہ خداوندا قیامت
کب آئیگی وہانسے آگے بڑہا تو کئی عورتین دیکھین کہ چھاتیون کے بل لٹکی تھین جبرئیل سے

پوچھا کہ یہہ کون ہین اونہون نے کہا کہ یہہ وہ شوہردار عورتین ہین کہ زنا کرتی تھین اور
جو فرزند زنا سے پیدا ہوتا تھا اوسے شوہر کا لڑکا قرار دیکے شوہر کے مال سے ترکہ
دلواتی تھین یہہ سُنکے حضرت نے فرمایا کہ خدا کا غضب شدید ہے اوس عورت پر
کہ مرد کے نسب مین اوسکو داخل کرے کہ جو زنا سے بہم پہونچا ہو اور اوسکے نطفے سے
نہو پھر حضرت فرماتے ہین کہ بعد اِسکے چند فرشتے دیکھے کہ حقتعالےٰ نے جس طور پر
کہ اوسکی حکمت مقتضی ہوئی خلق کیا اور جسطرف مصلحت ہوئی اونکے رخ کو رکھا تھا
اور ہر ہر عضو اونکا بآواز مختلف خدا کی حمد اور تسبیح کرتا تھا اور وہ خود بآواز بلند
خدا کے شکر اور حمد مین مصروف تھے اور خوف خدا سے روتے تھے جبرئیل سے پوچھا
کہ یہہ کون ہین اونہون نے کہا کہ حقتعالےٰ نے اِن فرشتونکو اول روز سے اسی طور پر
پیدا کیا ہے کہ یہہ سب کبھی باخود ہا ہمکلام نہین ہوئے ہین اور کبھی سر کو اوپر کیجانب
بلند نہین کیا ہے ہمیشہ خوف خدا اور خشوع اور تذلل سے سر جھکائے رہتے ہین
حضرت نے فرمایا کہ مینے اونہین سلام کیا اور اونہون نے سر کے اشارے سے جواب
سلام دیا اور غایت خضوع اور خشوع سے مونہہ سے کچھہ نبولے جبرئیل نے اون
فرشتون سے کہ یہہ محمد پیغمبر رحمت ہین کہ حقتعالےٰ نے انہین بندونکے طرف رسالت
اور نبوت کے ساتھہ بھیجا ہے اور یہہ پیغمبر آخر الزمان اور سب پیغمبرونکے سردار ہین
انسے کیون نہین کلام کرتے ہو جب یہہ سنا تو مجھے سلام کیا اور میرا احترام کیا اور
بشارت دی کہ تمہارے لیئے اور تمہاری امت کے لیئے ہر طرحکی خیر و خوبی ہے پھر

مجھے جبرئیل دوسرے آسمان پر لیگئے وہان دو آدمیونکو دیکھا کہ صورت مین ایک
دوسرے سے بہت شبیہ تھا مینے پوچھا کہ یہہ کون ہین جبرئیل نے کہا کہ دو بھائی
خالہ زاد حضرت یحیی اور جناب عیسی علیہما السلام ہین مینے اونہین اور اونہون نے
مجھے سلام کیا اور مینے اونکے لیئے طلب مغفرت کی اور اونہون نے میرے لیئے اور
کہا کہ خوب آنا ہوا آپ کا اے برادر شایستہ اور اوس آسمان پر بھی فرشتے دیکھے
کہ موہنہ اوس جانب کیئے وتھے کہ جس جانب خدا کا حکم تھا اور دوسری جانب
متوجہ نہوتے تھے اور باواز بلند تسبیح اور تقدیس حقتعالے مین مشغول تھے
پھر تیسرے آسمان پر گیا تو ایک آدمی بہت خوبصورت دیکھا جبرئیل نے کہا کہ یہہ آپکے
بھائی یوسف علیہ السلام ہین مینے اونکو سلام کیا اونہون نے مجھے اور مینے اونکے
لیئے طلب مغفرت کی اور اونہون نے میرے لیئے اور مجھے کہا کہ خوب آنا ہوا آپکا اے
برادر شایستہ اور پیغمبر شایستہ کہ مبعوث ہوئے ہو زمانہ شایستہ مین اور اوس
آسمان پر بھی فرشتونکو اوسیطرح سے خضوع اور خشوع مین دیکھا جسطرح پہلے اور دوسرے
آسمان پر دیکھا تھا اور اون فرشتون سے اور مجھسے وہی کلام ہوئے کہ جو پہلے
اور دوسرے آسمان کے فرشتونسے ہوئے تھے وہانسے جب چوتھے آسمان پر گیا
تو وہان ایک آدمی دیکھا جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون ہین اونہون نے کہا کہ یہہ ادریس
علیہ السلام ہین مینے اونکو سلام کیا اونہون نے مجھے سلام کیا مینے اونکے لیئے
طلب مغفرت کی اونہون نے میرے لیئے اور وہان بھی ملایکہ خضوع اور خشوع مین

دیکھے اور اون فرشتون نے مجھے اور میری امت کے بارہ مین خوشخبری دی اور وہان
ایک فرشتہ دیکھا کہ کرسی پر بیٹھا تھا اور ستر ہزار فرشتے اوسکے تابع تھے اور
ہر فرشتے کے ستر ستر ہزار فرشتے تابع تھے مجھے گمان ہوا کہ اس سے زیادہ بزرگ
کوئی فرشتہ نہوگا جبرئیل نے باواز بلند اوسے کہا کہ کھڑا ہوجاوہ کھڑا ہو گیا
اب قیامت تک کھڑا رہیگا پھر پانچوین آسمان پر گیا وہان ایک مرد پیر کو دیکھا
کہ اونکی بڑی بڑی آنکھین تھین اور اونسے زیادہ معظم کسیکو ندیکھا تھا بہت آدمی
اونکی امت سے گرد اونکے کھڑے تھے اونکی کثرت سے مجھے تعجب ہوا جبرئیل سے
پوچھا کہ یہہ کون ہین اونہون نے کہا کہ یہہ عمران بیٹے ہارون کے ہین کہ اونکی امت
اونکو بہت دوست رکھتے تھے مینے اونکو سلام کیا اور اونہون نے مجھے اور مینے
اونکے لیئے طلب مغفرت کی اور اونہون نے میرے لیئے اور وہان بھی بہت
ملایکہ خضوع اور خشوع مین دیکھے جب چھٹھین آسمان پر گیا ایک آدمی بلند قامت
گندم گون دیکھا کہ بال اوسکے بہت بڑے بڑے تھے اور وہ شخص کہہ رہا تھا کہ
بنی اسرائیل کو گمان ہے کہ مین اولاد بنی آدم مین سب سے زیادہ خدا کے نزدیک
معظم ہون لیکن یہہ مرد مجھسے زیادہ حقتعالے کے نزدیک معظم اور مکرم ہے مینے
جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون ہین اونہون نے کہا کہ یہہ عمران کے بیٹے موسیٰ ہین
مینے اونہین سلام کیا اونہون نے مجھے سلام کیا اور وہان بھی ملایکہ خاشعین دیکھے
جب ساتوین آسمان پر گیا تو جس فرشتے سے وہان ملاقات ہوئی اوسنے مجھسے کہا

کہ اے محمد حجامت کرو اور اپنی امت کو حجامت کرنیکا حکم کرو پھر وہان ایک مرد بزرگ کو دیکھا کہ جنکی داڑھی اور سر کے بال سفید تھے اور وہ کرسی پر بیٹھے تھے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ کون ہین کہ جو ساتوین آسمان پر قرب رحمت الٰہی مین در بیت المعمور پر بیٹھے ہین اونہون نے کہا کہ یہہ جد آپ کے حضرت ابراھیم علیہ السلام ہین اور یہہ جگہہ آپ کے پرہیزگاران امت کی ہے حضرت نے یہہ آیہ تلاوت فرمایا اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرَاهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَهٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی سب سے سزاوار زیادہ ابراھیم کے ساتھہ وہ لوگ ہین کہ جنہون نے اوسکی پیروی کی اور یہہ پیغمبر ہین اور جو کہ ایمان لائے ہین اس پیغمبر کے ساتھہ اور خدا معین ہے مومنین کا حضرت فرماتے ہین کہ مینے اونہین سلام کیا اونہون نے مجھے اور کہا کہ مرحبا اے پیغمبر شایستہ اور فرزند شایستہ کہ مبعوث ہوئے ہو زمانہ شایستہ مین اور وہان بھی فرشتونکو خضوع اور خشوع مین دیکھا اور اون سب نے میرے لیئے اور میری امت کے لیئے خیر کی بشارت دی اور وہان نور کے دریا ایسے تابندہ دیکھے کہ جنکی چمک سے آنکھین خیرگی کرتی تھین اور ظلمت اور برف کے بھی دریا دیکھے اور جب مجھے ایسے امور غریبہ کے دیکھنے سے ہول عارض ہوتا تھا تو حقتعالے مجھے اون عجائبات کے دیکھنے کی قوت عطا فرماتا تھا اور جبرئیل کہتے تھے کہ اے محمد خوش ہو اور شکر کرو کہ خدا نے کیسی کیسی کرامتین تمھین عطا فرمائی ہین اور یہہ جو

تمنے دیکھا اسکو عظیم سمجھتے ہو خدا کی عظمت اسنے برتر ہے کہ یہہ امور اوسکے سامنے
عظیم معلوم ہون اور جو کچھ تمنے نہین دیکھا ہے وہ اوسنے بھی جو دیکھا ہے عظیم تر ہے
اور حقتعالے اور اوسکے خلق کے درمیان مین نوّے ہزار حجاب ہین ظاہرا یہہ مراد
معلوم ہوتی ہے کہ خدا مین اور اوسکے مخلوقات مین نوّے ہزار حجب معنویّہ ہین
اسلیئے کہ حقتعالی مکان نہین رکھتا ہے کہ حجاب مکانی مراد لیا جائے اور ظاہر ہے
کہ جو جمیع نقایص سے منزہ اور دور ہے تو وہ اوسنے بھی دور ہوگا کہ جو نقایص
امکان سے الودہ ہین یا یہہ کہا جائے کہ محل صدور وحی الٰہی اور مخلوقات سے
نوّے ہزار حجاب کا فصل ہے پس اسوقت مین مجاز بالحذف ہوگا اور کلام
عرب مین یہہ بہت ہے چنانچہ قران مین وارد ہے وَجَاءَ رَبُّكَ اِلا
اَمرہ او اٰیاتہ پھر مینے جبرئیل سے پوچھا کہ یہہ دریا سب کیسے ہین اونہون نے
کہا کہ یہہ سرادقات حجب ہین اگر یہہ نہوتے تو نور عرش جو کچھ کہ اوسکے نیچے تھا
سب کو جلا دیتا بعد اسکے جبرئیل نے کہا کہ مجھے اور اسرافیل کو سب سے زیادہ
مقام صدور وحی سے قربت ہے اور مجھ مین اور اسرافیل مین چار حجاب ہین
حجاب نور اور حجاب ظلمت اور حجاب ابر اور حجاب آب بعد اسکے حضرت
فرماتے ہین کہ جملہ عجائبات مخلوقات خدا سے ایک مرغ دیکھا کہ اوسکے پاون ساتوین
طبقہ زمین کے منتہی پر تھے اور سر اوسکا عرش کے پاس تھا اور اوسکے دونو پر
اسقدر بڑے تھے کہ جب وہ اونہین کھولتا تھا تو وہ مشرق اور مغرب سے گذر جاتے تھے

اور اوسکی یہہ تسبیح تھی کہ پاک ہے میرا پروردگار اور اوسکی شان اسّے اعظم ہے
کہ دریافت کر سکین اور سحو کیوقت پرونکو کھول کے ہلاتا ہے اور بآواز بلند یہہ
تسبیح کرتا ہے سبحان اللہ الملک القدوس سبحان اللہ الکبیر المتعال لا الہ الا اللہ الحی القیوم
اور جب وہ تسبیح کرتا ہے تو جتنے مرغ زمین پر ہین وہ بھی اپنے پرونکو ہلاتے ہین
اور بآواز بلند تسبیح خدا کرتے ہین اور جب وہ ساکت ہوتا ہے تو زمین کے مرغ بھی
ساکت ہوتے ہین اور اوس مرغ کے پر جو قریب عرش کے ہین سفید ہین اور
اوس پرونکے نیچے کے بال سبز ہین اور سفیدی اور سبزی باہم ملکے اسقدر خوشنما
ہین کہ اوسکی تعریف ممکن نہین ہے بعد اسکے جبرئیل کے ساتھ آگے بڑھا یہان تک
کہ بیت المعمور مین داخل ہوا وہان دو رکعت نماز پڑھی اور کچھ لوگ اپنے اصحاب
سے دیکھے کہ سفید کپڑے پہنے تھے اور کچھ لوگ پرانے اور میلے کپڑے پہنے تھے
جو سفید کپڑے پہنے تھے وہ میرے ساتھ بیت المعمور مین گئے اور جو میلے کپڑے
پہنے تھے اونھین فرشتون نے جانے ندیا جب وہانسے باہر آیا تو دو نہرین دیکھین
ایک کا کوثر نام ہے اور ایک کا رحمت نہر کوثر سے پانی پیا اور نہر رحمت مین
غسل کیا اور دونو نہرونکو بہشت تک اپنے ساتھ پایا اور بہشت مین نہرونکے
دونو طرف اپنے اور اپنے اہلبیت اور اپنے اون ازواج کے جو نیک اور طاہرہ
ہین مکان دیکھے اور بہشت کی خاک مشک تھی اور ایک لڑکے کو نہر بہشت مین
غوطہ مارتے دیکھا پوچھا کہ تو کون ہے اوسنے کہا کہ مین زید بن حارثہ کے ہون جب مین

معراج سے پھرا تو زید کو خوشخبری دی اور بہشت کے جانور اونٹ کے برابر بلند قد تھے
اور انار بھی وہانکے بہت بڑے بڑے تھے اور بہشت مین ایک درخت بہت بڑا
دیکھا کہ اگر اوسکی جڑ سے کوئی جانور اوڑتا تو سات سو برس مین بھی اوسکے گرد نہ پھر سکتا
اور بہشت مین کوئی گھر ایسا نتھا کہ اوس درخت کی اوسمین ایک شاخ نہو جبرئیل سے
پوچھا کہ یہہ کونسا درخت ہے اونہون نے کہا کہ یہہ درخت طوبےٰ ہے کہ حقتعالیٰ نے
فرمایا ہے وَطُوْبیٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰب حضرت فرماتے ہین کہ پھر مین
وہان سے سدرۃ المنتہےٰ کو گیا اوسکی بزرگی ایسی تھی کہ اوسکے ایک پتے کے سایہ
کے نیچے ایک بڑی امت رہ سکتی ہے پھر وہان سے درجہ قرب معنوی حقتعالیٰ
مین مرتبہ قاب وقوسین او ادنےٰ سے مشرف ہوا اوسوقت منادی نے
حقتعالیٰ کیطرف سے ندا کی اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
یعنی ایمان لائے رسول اوس چیز کے ساتھ کہ اوسکی طرف خدا کی جانب سے
بھیجے گئے تھے حضرت فرماتے ہین کہ مینے اپنے اور اپنی امت کی طرف سے کہا
وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا
نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ یعنی سب مومن ایمان لائے ہین خدا اور
اوسکے ملائکہ اور اوسکی کتابون اور رسولون کے ساتھہ اور کہتے ہین کہ ہم فرق نہین
کرتے ہین درمیان کسی رسول کے بلکہ سب پر ہم لوگ ایمان لائے ہین حضرت
فرماتے ہین کہ پھر مینے عرض کی سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ

اِلَيْكَ الْمَصِيْرُ یعنی سنا مینے فرمانا خدا کا اور اطاعت کی مینے اور اے پروردگار
تجھی سے آمرزش طلب کرتا ہون اور تیری طرف سب کی بازگشت ہے پس
حقتعالے نے فرمایا لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنی تکلیف نہین دیتا ہے خدا کسی
نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکے اور اوس نفس پر ہے جو کچھ کہ کسب کرے
نیکیون سے اور اوسی پر ہے جو کچھ بدی کسب کرے پھر مینے عرض کی رَبَّنَا
لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا یعنی اے پروردگار میرے
مواخذہ نکرنا مجھسے اگر فراموش کرون یا خطا کرون حقتعالے نے فرمایا کہ مواخذہ
نکرونگا پھر مینے عرض کی رَبَّنَا لَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا یعنی اے پروردگار میرے مجھپر بار گران نکر جیساکہ
تونے بار کیا تھا اون لوگون پر کہ جو پہلے میرے تھے حقتعالی نے فرمایا کہ بار
نکرونگا پھر عرض کی رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ
عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكٰفِرِيْنَ یعنی اے پروردگار میرے وہ بوجھ مجھپر نددے کہ جسکے اوٹھانیکی
مجھے طاقت نہو اور میرے گناہون کو بخش اور مجھپر رحم کر توہی یاری دینے والا
اور کارساز میرا ہے اور نصرت دے مجھے کافرون پر پس حقتعالی نے فرمایا کہ
عطا کیا مینے تجھے اور تیری اُمّت کو جو کچھ تونے طلب کیا حضرت فرماتے ہین کہ پھر

مینے ایک فرشتے کی آواز سنی کہ اذان کہتا ہے اور پہلے اِسکے کسی نے اوس فرشتے کو
ندیکھا تھا بعد اِسکے مین آگے ہوا اور ملائیکہ نے میرے پیچھے نماز پڑھی جسطرح بیت المقدس
مین انبیا نے اقتدا کی تھی جب نماز سے فارغ ہوا تو انوار محبّت آلٰہی کا اثر ہوا اور مینے
سجدہ کیا حقتعالیٰ نے فرمایا کہ تمھارے پہلے ہر پیغمبر پر پچاس نمازین واجب کی تھین
وہ اب تمپر اور تمھاری امت پر واجب کرتا ہون جب مین وہانسے پھرا تو کسی
پیغمبر نے کچھہ نپوچھا جب حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے ملاقات ہوئی اونھون نے
کیفیت پوچھی مینے بیان کیا کہ حقتعالےٰ نے مجھپر اور میری امت پر پچاس نمازین
واجب کی ہین جناب موسیٰ نے کہا کہ یا محمد تمھارا پروردگار عبادت کا محتاج
نہین ہے اور تمھاری امت سب امتون سے آخر اور ضعیف ہے پچاس نمازکے
تکلیف کی تاب نلاسکے گی پھر جاؤ اور اپنے پروردگار سے عرض کرو کہ تمھاری
امّت پر تخفیف کرے پھر مین سدرۃ المنتہیٰ تک گیا اور سجدے مین عرض کی
کہ خداوندا تو نے مجھپر اور میری امت پر جو پچاس نمازین واجب کی ہین اسکا ادا
ہونا دشوار ہے اپنے فضل سے کچھہ تخفیف کر خطاب ہوا کہ دنس نمازین معاف
کین پھر مینے مراجعت کی اور جناب موسیٰ تک پہونچا اور حال بیان کیا پھر انھون نے
کہا کہ اسقدر نمازین بھی تمھاری امت ادا نکر سکیگی پھر تخفیف کے لیئے عرض کرو
حضرت موسیٰ کے کہنے کے موافق کئی مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ تک جاکے درگاہ الٰہی مین
مناجات کی اور ہر مرتبہ تخفیف ہوتی گئی یہان تک کہ پانچ نمازون کا حکم ہوا

پھر حضرت موسیٰ نے کہا کہ اور تخفیف کی استدعا کرو مینے کہا کہ اب شرم آتی ہے کہ اپنے
معبود سے بار بار تخفیف عبادت کے لیئے عرض کرون اوسوقت منادی نے
حقتعالیٰ کیطرف سے ندا کی کہ یا محمدؐ تمنے جو پانچ نمازین قبول کین اِس پانچ نمازوںمین
تمکو اور تمہاری امت کو پچاس نمازون کا ثواب عطا کرونگا اور تمہاری امت سے
جو کوئی قصد بھی نیکی کا کریگا اگرچہ عمل مین نلاوے مین اوسکو ایک نیکی کا ثواب عطا
کرونگا اور اگر وہ نیکی عمل مین لائیگا تو ایک نیکی کے بدلے دس نیکیون کا اجر عنایت
کرونگا اور اگر گناہ کا قصد کریگا تو جب تک عمل مین نہ لائیگا نامۂ اعمال مین نہ لکھا جائیگا
اور اگر عمل مین بھی لائیگا تو ایک گناہ کا ایک ہی لکھا جائیگا اور حیات القلوب مین
جناب امام محمد تقی علیہ السّلام سے بسند معتبر روایت کی ہے کہ ایک دن جناب
امیرالمومنین اور سیدۃ النساء عالمین علیہما السّلام خدمت باسعادت خاتم المرسلین
مین حاضر ہوئے دیکھا کہ وہ جناب زار زار روتے ہین جناب امیر نے عرض کی کہ میرے
باپ اور مان فدا ہون آپ پر اسوقت کون سا امر آپ کے رونیکا باعث ہوا فرمایا
کہ اے علیؑ جس رات کو مین آسمان پر گیا تو وہان اپنی امت سے چند عورتین عذاب
شدید مین مبتلا دیکھین اونکے حال پر روتا ہون یہہ سنکے جناب سیدہ نے عرض کی
کہ اے پدر بزرگوار کچھ ارشاد کیجئے کہ اونکے کیسے اعمال اور افعال تھے جو حقتعالیٰ نے
اونہین عذاب شدید مین مبتلا کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ ایک عورت کو دیکھا کہ
اپنے سر کے بالون مین لٹکی ہے باعث عذاب پوچھا تو معلوم ہوا کہ یہہ اپنے

سر کو نامحرمون سے چھپاتی نہ تھی اور ایک عورت زبان بندھی ہوئی لٹک رہی
تھی اوسکا باعث عذاب یہہ تھا کہ وہ اپنے شوہر سے لڑتی تھی اور زبان درازیان
کرکے ایذا دیتی تھی اور ایک عورت چھاتیون کے بھل لٹکی ہوئی دیکھی اوسکے
عذاب کی یہہ وجہ تھی کہ جب شوہر اوسکا رغبت کرتا تھا تو باوجود عدم عذر شرعی کے
وہ انکار کرتی تھی اور ایک عورت اولٹی لٹکی ہوئی دیکھی کہ سر اوسکا نیچے تھا اور
پاؤن اوپر تھے اوسپر عذاب کا یہہ سبب تھا کہ شوہر کے بے اجازت گھر سے باہر جاتی
تھی اور ایک عورت کو دیکھا کہ فرشتے اوسکے بدن کا گوشت کاٹ کاٹ کے
اوسکو کھلاتے تھے اسکی یہہ وجہ تھی کہ وہ اپنے کو نامحرمون کے لئے زینت کرتی
تھی اور اپنا حسن وجمال نامحرمون کو دیکھاتی تھی اور اپنے کو نجاست سے پاک نکرتی تھی
اور نماز کو سبک جانتی تھی اور ایک عورت کے چارون ہاتھ پاؤن علیحدہ علیحدہ
بندھے ہوئے دیکھے اسکا یہہ سبب تھا کہ وہ غسل حیض اور جنابت نکرتی تھی اور ایک
عورت اندھی اور بہری اور گونگی دیکھی اوسکا یہہ سبب تھا کہ غیرونکی طرف متوجہ تھی
اور جو لڑکے زنا سے پیدا ہوتے تھے اونہیں شوہر کی اولاد قرار دیتی تھی اور ایک
عورت کو دیکھا کہ تنور مین لٹکی ہے اور سارا بدن اوسکا سوختہ ہے اوسپر بھی فرشتے
کبھی مونہہ کبھی پیشانی کو اوسکی جلاتے تھے اور اوسکی آنتین نکال کے اوسکو کھلاتے
تھے یہہ وہ تھی کہ باتین بنا بنا کے عورتونکو غیر مردون سے ملاتی تھی اور ایک
عورت دیکھی کہ سر اوسکا خوک کا اور جسم خر کا تھا یہہ وہ تھی کہ لوگون مین جھوٹھہ سچ

کہہ کے جھگڑا لگاتی تھی اور ایک کو دوسرے سے چھوڑاتی تھی اور کچھہ عورتین دیکھین
کہ اونکی شرمگاہ سے ریم بہتی تھی اور جب وہ پیاسی ہوتی تھین تو وہی ریم اونہین
پینے کو ملتی تھی اونکا جو حال پوچھا تو فرشتون نے کہا کہ معاذ اللہ یہہ وہ ہین کہ باہم
ایک عورت دوسری عورت سے مبتلا تھی اور کئی عورتین ایسی دیکھین کہ شکل اونکی
کتون کی تھی اور وہ آگ مین جل رہی تھین اور فرشتے اونکے عضو نہانی مین آگ
بھرتے تھے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ ناچا گایا کرتی تھین اسوجہ سے اِس
عذاب مین گرفتار ہین غرض یہان تک بیان فرمایا تھا کہ حضرت شدّت گریہ سے
بیتاب ہوگئے اور جناب امیر علیہ السّلام وجناب فاطمہ علیہا سلام کو بھی فرط رقت
سے قرار باقی نرہا بعد اوسکے جناب رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا کہ خوشا حال اوس
نیک بخت عورت کا شعر کہ شوہر ہو اوسکا سدا اوس سے خوش + نبی اوس سے
خوش اور خدا اوس سے خوش + اور وائے بر حال اون کمبخت عورتون کے
کہ اپنے شوہر کو ایک مرتبہ بھی ناخوش کرین سوائے جہنم کے کہین اونکے لیئے جگہہ
نہین ہے۔ چھٹا شگوفہ بعض معجزات مین معلوم ہو کہ سارے انبیائے گذشتہ کے
معجزات اوس جناب مین موجود تھے علاوہ اِسکے بیّنات واضحہ اور معجزات لایحہ
اوس جناب کے اور بھی بہت سے تھے اونمین سے ایک قرآن مجید ہے کہ یہہ +
قیامت تک باقی اور اتمام حجّت کیواسطے کافی ہے اِسکا اعتقاد بھی ضروریات
دین سے ہے کہ یہہ خدا کا کلام نازل من اللہ ہے وقت نزول سے آج تک بلکہ

قیامت تک کوئی مثل اسکے نہ کہہ سکا اور قیامت تک نہ کہہ سکیگا اور ایک معجزہ
روشن حضرت کا شق القمر ہے کہ قران اور احادیث سے وقوع اسکا اظہر من الشمس ہے
منقول ہے کہ چودھوین تاریخ ذیحجہ کی وقت شب عقبہ سے چودہ آدمی خدمت
باسعادت جناب رسالت مین آئے اور کہنے لگے سب پیغمبرون کیواسطے خدا کی
طرف سے کچھ نکچھ آیت ہوتی ہے اگر آپ کے لیئے بھی کوئی قدر و منزلت جناب
احدیت مین اور مرتبہ نبوت حاصل ہے تو بتائے کہ آج کی رات خدا کیطرف سے
کون آیت آپ کیواسطے ہے فرمایا کہ کیا چاہتے ہو اونہون نے کہا ہم چاہتے ہین
آپ حکم کرین کہ چاند دو ٹکڑے ہوجائے اوسیوقت جبریل نازل ہوئے کہنے لگے
کہ خداوند عالم نے تحفہ سلام کے بعد ارشاد کیا ہے کہ یا محمد سب چیزونکو تمہارے
تابع حکم کیا ہے پس حضرت نے سر مبارک بلند فرما کے اشارہ کیا فوراً چاند دو ٹکڑے
ہو کے نصف ادہر نصف ادہر ہوگیا وہ جناب اور جو مومنین خاص اوسوقت
حاضر تھے سب کے سب سجدہ شکر مین گئے جب سر اوٹھایا منافقون نے کہا کہ اب
حکم کیجئے کہ چاند اپنے ہیئت اصلی پر ہوجائے حضرت نے اشارہ کیا اور ماہتاب
اپنی شکل پر ہوگیا ابن مسعود کہتا ہے کہ دونو حصے چاند کے اسقدر علحدہ ہوگئے تھے
کہ کوہ حرا ر دونو ٹکڑونکے بیچ مین معلوم ہوتا تھا ایک روایت سے ثابت ہوتا ہے
کہ کافرون نے شق قمر کی جو درخواست کی اس سے یہہ غرض تھی کہ وہ جناب
معاذاللہ نبی برحق نہین ہین جسکو معجزہ کہتے ہین وہ سحر ہے اور اجرام سماویہ مین

سحر اور جادو اثر نہین کرتا ہے مگر کسقدر نفاق دلون مین اثر کیئے تھا کہ اس معجزے کو
دیکھ کے بھی کہنے لگے جو قافلہ شام اور زمین سے آئیگا اوس سے پوچھینگے کہ تم سب نے
بھی چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا تھا اگر وہ تصدیق کرینگے تو ہم بھی سچ سمجھینگے
ورنہ جانینگے کہ یہہ بھی جادو تھا چنانچہ جب قافلہ آیا تو اہل قافلہ نے بھی بیان کیا کہ
ہمنے بھی چاند کو دو حصے ہوتا اور پھر ہیئت اصلی پر آجانا دیکھا تھا بااینہمہ ایک دوسرے
سے کہنے لگا کہ محمد کا سحر زمین سے آسمان تک تمام اثر کر گیا منقول ہے کہ جناب
امام رضا علیہ السّلام نے جاثلیق نصرانی کے جواب مین فرمایا بدرستیکہ قبیلہ قریش کے
کچھ لوگ جمع ہوئے اور جناب رسالتمآب سے عرض کی کہ اس قبیلہ کے جو لوگ
مر گئے ہین اونھین زندہ فرمائے حضرت نے اپنے بھائی اور وصی علی ابن ابیطالب سے
ارشاد کیا کہ صحرا مین جاؤ اور جس جس کو یہہ کہین ایک ایک کا نام لیکے پکارو
کہ محمد خاتم المرسلین کا پیغام لایا ہون کہ تم حکم خدا سے زندہ ہو جاؤ اور اوٹھ کھڑے ہو
چنانچہ جناب امیر علیہ السّلام نے جا کے حسب ارشاد پکارا سب کے سب سر سے خاک
جھاڑتے ہوئے زمین سے اوٹھ کھڑے ہوئے اہل قریش نے اون مردون سے
جو پوچھنا تھا پوچھا بعد اسکے اون مردون نے اپنی قوم کو خبر دی کہ آگاہ ہو کہ محمد
بیشک رسول برحق فرستادہ خدا خاتم الانبیا ہین ہم سب بھی کاش اوس جناب
کے زمانے مین زندہ رہتے تو ایمان لاتے مگر اجل نے مہلت ندی اس قسم کے
معجزے بعض بعض اوقات مین ہوئے ہین مگر چند معجزے ایسے تھے کہ ہر وقت